TUE.21.Nov.2023
VOLUME:18 NO:299
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 21/ نومبر 2023
جلد:18 شمارہ 299
6/ جمادی الاولیٰ 1445ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات:4

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

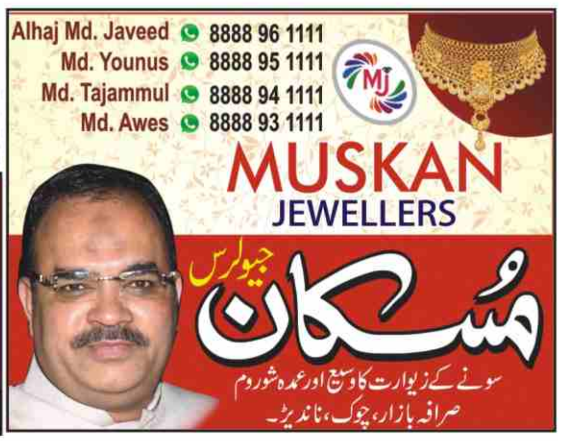

ہندوستانی کھلاڑیوں کو سبق سکھانے پر آسٹریلیا کا شکریہ: حریم شاہ

دہلی:20/نومبر(ایجنسیز) ٹک ٹاکر حریم شاہ نے ورلڈکپ فائنل میں آسٹریلیا کے ہاتھوں شکست کو انڈین کھلاڑیوں کیلئے زندگی بھر کا سبق قرار دیا ہے۔آسٹریلیا سے فائنل میں شکست کے بعد وزیراعظم نریندر مودی نے انڈین کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے ٹوئٹ کیا، جس میں انہوں نے ٹورنامنٹ میں ہندوستان ٹیم کی اچھی پرفارمنس اور محنت کو سراہا۔اس ٹوئٹ کوری پوسٹ کرتے ہوئے حریم شاہ نے مودی پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ مودی جی! اتنی چیٹنگ کے بعد بھی ہار گئے۔ایک اور ٹوئٹ میں حریم نے انوشکا اور ویراٹ کی ایڈٹ تصویر شیئر کرتے ہوئے ٹوئٹ کی کہ ہم انڈین کھلاڑیوں کو زندگی بھر کا سبق سکھانے پر آسٹریلیا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

گورنر تاملناڈو پر سپریم کورٹ سخت برہم

بلز کی عدم منظوری پر پوچھا، تین سال سے کیا کر رہے تھے؟

نئی دہلی:20/نومبر(ایجنسیز) سپریم کورٹ نے تاملناڈو کے گورنر کی طرف سے بلوں پر فیصلہ کرنے میں تاخیر پر پیر کو سوال کیا کہ وہ پچھلے تین برسوں سے کیا کر رہے تھے۔چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس جے بی پاردی والا اور منوج مشرا کی بنچ نے اٹارنی جنرل آر وینکٹر مانی سے پوچھا، "گورنر کو متعلقہ فریقوں کے سپریم کورٹ سے رجوع ہونے کا انتظار کیوں کرنا چاہیے؟ گورنر تین سال تک کیا کرتے رہے؟ بنچ نے کہا کہ عدالت عظمیٰ نے 10 نومبر 2023 کو حکم جاری کیا تھا جبکہ یہ بل جنوری 2020 سے زیرالتواہیں۔بنچ نے مزید کہا" اس کا مطلب ہے کہ گورنر نے فیصلہ عدالت کی طرف سے نوٹس جاری ہونے کے بعد کیا"۔اس پر مسٹر وینکٹر مانی نے بنچ کے سامنے عرض کیا کہ یہ تنازعہ صرف ان بلوں سے متعلق ہے جو ریاستی یونیورسٹیوں میں وائس چانسلروں کی تقرری سے متعلق گورنر کے اختیارات کو چھیننے کی کوشش ہے۔انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لیے کچھ نظرثانی کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ گورنر صرف تکنیکی مبصر نہیں ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ تازہ ترین کیس کو ان بلوں کی درستگی پر منظوری کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔سینئر وکلاء اے ایم سنگھوی، پی ولسن اور مکل روہتگی نے تاملناڈو حکومت کی طرف سے پیش ہوکر دلیل دی کہ آرٹیکل 200 کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گورنر بل کو روک دیں گے۔روکنے کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ گورنر صرف یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں نے اجازت روک دی ہے۔مسٹر سنگھوی نے کہا کہ اصول یہ ہے کہ ایک بار واپس کرنے کے بعد یہ منی بل کے برابر ہو جاتا ہے۔بنچ کی طرف سے جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ آرٹیکل 200 کے اہم حصے کے تحت گورنر کے پاس کارروائی کے تین طریقے ہیں وہ صدر کے لیے بلوں کو منظوری دے سکتے ہیں، روک سکتے ہیں اور محفوظ کر سکتے ہیں۔بنچ نے کہا،" جب وہ (گورنر) رضامندی کو روکتے ہیں، تو کیا انہیں اسے دوبارہ غور کے لیے بھیجنے کی ضرورت ہے؟ مسٹر سنگھوی نے کہا،" جب آپ (گورنر) منظوری کو روکتے ہیں، تو آپ کو اسے ایوان کو واپس بھیجنا ہوگا یا یہ کہنا ہوگا کہ میں اسے صدر کو بھیج رہا ہوں،"۔غیر معینہ تاخیر پر مسٹر سنگھوی نے اگلا سوال پوچھا،"کیا ان کے پاس پاکٹ ویٹو ہے؟" بنچ نے نشاندہی کی کہ زیر التواء بلوں میں سے سب سے پرانے بل جنوری 2020 میں گورنر کو بھیجے گئے تھے۔جن تاریخوں پر دس بل گورنر کے دفتر کو بھیجے گئے وہ 2020 اور 2023 کے درمیان کے تھے۔اٹارنی جنرل نے کہا کہ موجودہ گورنر آر این روی نے نومبر 2021 میں ہی چارج سنبھالا ہے۔اس پر بنچ نے کہا کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آیا کسی خاص گورنر نے تاخیر کی، بلکہ یہ ہے کہ کیا عام طور پر آئینی کاموں کو انجام دینے میں تاخیر ہوئی ہے۔تاملناڈو حکومت کی نمائندگی کرنے والے مسٹر ولسن نے کہا کہ اگر گورنر کو بلوں کو غیر معینہ مدت تک روکنے کی اجازت دی گئی تو نظم و نسق مفلوج ہو جائے گا۔آئین نے کبھی بھی گورنر کو اس طرح کے اختیارات دینے کا تصور نہیں کیا ہے۔سپریم کورٹ کو بتایا گیا کہ درخواست پر نوٹس جاری کرنے کے بعد گورنر نے کہا کہ انہوں نے کچھ بلوں پر اجازت روک دی ہے۔اس کے بعد اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا گیا اور 18 نومبر کو وہی بل دوبارہ منظور کر لیے گئے۔عدالت عظمیٰ کو بتایا گیا کہ 15 بل اب گورنر کے سامنے زیر التوا ہیں، جن میں وہ دس بل بھی شامل ہیں جنہیں اسمبلی نے 'دوبارہ پاس' کر دیا ہے۔چیف جسٹس کی سربراہی میں بنچ نے پوچھا کہ کیا گورنر ایوان سے بل کی دوبارہ منظوری کے بعد اسے صدر کو بھیج سکتے ہیں۔اس پر تاملناڈو کے وکیل نے کہا کہ بل کے دوبارہ منظور ہونے کے بعد ایسا کوئی راستہ گورنر کے سامنے کھلا نہیں ہے۔سپریم کورٹ نے اس معاملے میں اگلی سماعت کے لیے یکم دسمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

امپھال ہوائی اڈے کے اوپر نظر آیا یو ایف او!

طیارہ پرواز کئی گھنٹوں تک معطل

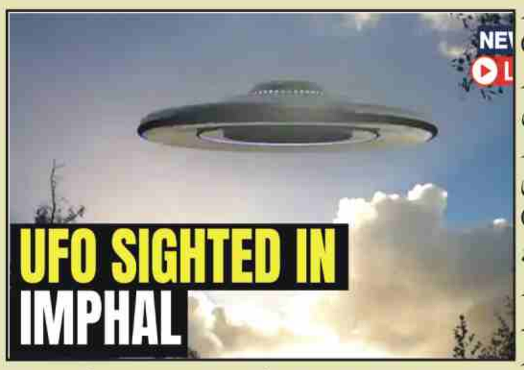

امپھال:20/نومبر(ایجنسیز) ایک سنسنی خیز واقعہ منی پور کے امپھال میں بیر ٹکیندر جیت انٹرنیشنل (بی ٹی آئی) ہوائی اڈہ کے اوپر دکھائی دیا۔اتوار کے روز مبینہ طور پر ایک یو ایف او (نامعلوم شئے) کو منڈلاتے دیکھا گیا جس سے ہلچل مچ گئی۔اس واقعہ کی وجہ سے ایئرپورٹ پر طیاروں کی پرواز تین گھنٹے سے زیادہ دیر تک معطل کر دی گئی۔اے اے آئی (ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا) کے ایک سینئر افسر نے اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ امپھال کے بی ٹی آئی ہوائی اڈے پر پرواز اتوار کی دوپہر 2.30 بجے سے 3.20 بجے کے لیے معطل کر دیا گیا اور 'یو ایف او کے بارے میں گہری جانچ' کے بعد شام کو پرواز ہمیشہ کی طرح پھر سے شروع کر دیا گیا۔افسر نے کہا کہ امپھال کے کنٹرول والے ہوائی علاقہ کے اندر یو ایف او دیکھے جانے کے بعد دہلی اور گواہاٹی سے دو پروازوں کو ڈائیورٹ کر دیا گیا اور اگرتلا، گواہاٹی اور کولکاتا جانے والی تین پروازوں میں تاخیر ہوئی اور اہل اتھارٹی سے منظوری ملنے کے بعد ہوائی اڈے سے پرواز کا عمل پھر سے شروع ہوگیا۔مبینہ طور پر یو ایف او کو سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس کے جوانوں اور ایک پرائیویٹ ایئرلائن کے پائلٹ نے دوپہر تقریباً 2.20 بجے پرواز بھرنے سے پہلے دیکھا تھا۔شئے کی شناخت اور مقصد پر فوری کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے، لیکن ذرائع نے کہا کہ شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر جنرل اور ہندوستانی فضائیہ مشترکہ طور سے اس پر غور کر رہے ہیں۔

اترکاشی ٹنل حادثہ: 9 دن بعد ملی خوشخبری، اب جلد باہر نکل سکیں گے پھنسے ہوئے 41 مزدور

اترکاشی:20/نومبر(ایجنسیز) اتراکھنڈ کے اترکاشی واقع سلکیارا ٹنل دھنسنے کے بعد جاری ریسکیو مہم میں 9 دنوں بعد پیر کے روز اہم کامیابی ملی۔غار کے بند حصے میں 6 انچ پائپ لائن بچھا کر سیکنڈری لائف لائن بنانے کے لیے ڈریلنگ مکمل کر کے ملبہ کے آر پار 53 میٹر طویل پائپ لائن ڈالی گئی ہے۔اس کے ذریعہ پھنسے مزدوروں تک خوردنی اشیا پہنچانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔پیر کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے این ایچ اے آئی ڈی سی ایل کے ڈائریکٹر انشومنیش کھلکھو، ضلع مجسٹریٹ ابھشیک روہیلا اور ٹنل کے اندر جاری ریسکیو مہم کے انچارج کرنل دیپک پاٹل نے میڈیا کو کچھ اہم جانکاریاں دیتے ہوئے بتایا کہ 9 دنوں سے جاری ریسکیو آپریشن میں پہلی بار بڑی کامیابی ملی ہے۔اس کے بعد مزدوروں کو جلد بہ حفاظت باہر نکالنے کی کوششیں تیز ہوں گی۔جانکاری دی گئی ہے کہ مزدوروں کی زندگی کی حفاظت کے لیے اب تک 4 انچ کی پائپ ہی لائف لائن بنی تھی۔اب سیکنڈری لائف لائن کے طور پر 6 انچ چوڑی پائپ ملبہ کے آر پار بچھا دی گئی ہے۔اس سے مزدوروں تک بڑے سائز کے سامان، خوردنی اشیا، دوائیوں سمیت دیگر ضروری سامان بھیجے جا سکیں گے۔اس خبر کے آنے کے بعد غار کے اندر پھنسے مزدوروں اور باہر ان کا انتظار کر رہے ان کے اہل خانہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔اسی درمیان پیر کو اتراکھنڈ حکومت کے سکریٹری ڈاکٹر نیرج کھیروال نے پروجیکٹ افسران اور ضلع انتظامیہ کے افسران کے ساتھ ٹنل کا جائزہ لے کر ریسکیو مہم کا معائنہ کیا اور افسران کو کچھ اہم ہدایات دیں۔

حلال مصنوعات کی فروخت پر پابندی سے علماء ناراض

فیصلے کے خلاف عدالت جائے گی جمعیۃ

لکھنو:20/نومبر(ایجنسیز) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات کی فروخت بند کرنے کے فیصلے سے زبردست تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔یوپی حکومت کے اس فیصلے نے سیاسی، سماجی و مذہبی سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے۔جمعیۃ علمائے ہند کے حلال ٹرسٹ نے اس عمل کی شدید الفاظ میں مخالفت کی ہے۔حلال ٹرسٹ کے چیف ایگزیکٹیو افسر (سی ای او) نیاز احمد فاروقی نے بیان جاری کر اس فیصلے کو پوری طرح سے غلط بتایا ہے۔حلال ٹرسٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ حکومت کے اس فیصلے کے خلاف عدالت میں اپیل داخل کریں گے۔حلال ٹرسٹ کے سی ای او نیاز احمد فاروقی کا کہنا ہے کہ حلال سرٹیفائیڈ ہونے سے ہندوستانی مصنوعات کو لے کر ہندوستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں میں ایک بھروسہ پیدا ہوتا ہے۔اس سے برآمدات میں تعاون اور کاروبار میں منافع ملتا ہے۔اتنا ہی نہیں، وزارت برائے کامرس نے ایسا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی کیا ہوا ہے۔نیاز احمد کا کہنا ہے کہ پوری دنیا میں جمعیۃ علمائے ہند کے حلال سرٹیفکیٹ کی دنیا بھر میں مثبت شبیہ ہے۔یہ سرٹیفکیٹ صارفین کو ان مصنوعات کا استعمال کرنے سے بچاتے ہیں، جس کا استعمال وہ مناسب نہیں سمجھتے۔ان سب کے درمیان محکمہ فوڈ میں زبردست ہلچل دیکھی جا رہی ہے۔فوڈ سیکورٹی و میڈیسن ایڈمنسٹریشن نے حلال ٹیگ والی مصنوعات کی فروخت روکنے کے لیے تیاری شروع کر دی ہے۔اس سلسلے میں تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسپیشل سکریٹری انیتا سنگھ نے حکم بھی جاری کر دیا ہے۔یوپی میں اس محکمہ سے جڑے تمام افسران میں سرگرمی دیکھی جا رہی ہے اور ضلعی سطح پر اس کا اثر بھی نظر آ رہا ہے۔سہارنپور کے ایک افسر نے بتایا کہ ان کے ضلع میں تقریباً 3200 میڈیکل اسٹور ہیں جہاں حلال سرٹیفکیٹ والی دوائیوں کی فروخت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ضلع میں تین ہزار سے زیادہ کاروباری ادارے ہیں۔ان میں ریسٹورینٹ، مال، روزمرہ کے سامان رکھنے والی دکانیں بھی ہیں۔ایڈووکیٹ عمر بتاتے ہیں کہ حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات پر پابندی سے دنیا بھر میں مصنوعات کی فروخت پر اثر پڑے گا۔خاص کر دوائیوں کی خریداری کرتے ہوئے مذہبی طور پر پریشانی محسوس ہوگی۔حالانکہ ان کا ماننا ہے کہ عدالت میں حکومت کے اس فیصلے کو بیک فٹ پر جانا پڑ سکتا ہے۔حلال مصنوعات کو لے کر یہ مسئلہ ایک مسافر کی ایک افسر سے بحث کے بعد زیادہ موضوع بحث بنا۔بحث اس بات کو لے کر ہوئی تھی کہ 'نان ویج' سے الگ چیزوں پر بھی حلال سرٹیفکیٹ کی ضرورت کیوں ہے! اس کے بعد اتر پردیش واقع حضرت گنج کوتوالی میں ایک مقدمہ درج ہوا۔اس میں حلال سرٹیفکیشن والے ایک پروڈکٹ پر ایف آئی آر درج کرائی گئی۔شکایت نامعلوم کمپنیوں کے خلاف درج کرائی گئی تھی۔خاص بات یہ ہے کہ یہ شکایت حلال سرٹیفکیشن دے کر سامان فروخت کرنے والی نامعلوم کمپنیوں کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات 120 بی، 153اے، 298، 384، 420، 467، 468، 471، 505 کے تحت درج کرائی گئیں جو کہ انتہائی سنگین الزام ہے۔واضح رہے کہ اتر پردیش میں فائیو اسٹار ہوٹل تک حلال سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں جو یہ یقینی بناتا ہے کہ جو گوشت پیش کیا جا رہا ہے وہ حلال ہے۔میکڈونلڈ ڈومنوز، زومیٹو جیسی کثیر ملکی کمپنیاں تک اس سرٹیفکیٹ کے ساتھ کام کرتی ہیں، لیکن خاص بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں یہ سرٹیفکیٹ حکومت کے ذریعہ نہیں دیا جاتا۔دراصل ہندوستان میں الگ الگ چیزوں کے لیے الگ الگ سرٹیفکیٹ کی سہولت ہے جو ان کا معیار یقینی بناتے ہیں۔ہندوستان میں یہ سرٹیفکیٹ کچھ پرائیویٹ ادارہ جیسے حلال انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ، حلال سرٹیفکیشن سروسز انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ، جمعیۃ علمائے ہند حلال ٹرسٹ دے رہے ہیں۔ماہرین بتاتے ہیں کہ دراصل یہ ان اداروں پر لگام کسنے کی تیاری ہے۔مولانا موسیٰ کا کہنا ہے کہ حکومت کی منشا کچھ بھی ہو، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حلال سرٹیفکیشن فوڈ، کاسمیٹک اور فارماسیوٹکل شعبوں کے لیے کیا جاتا ہے اور یہ ایک طرح کی گارنٹی ہے کہ پروڈکٹ اسلامی قانون کے اصولوں کے تحت بنائے گئے ہیں اور اس کا استعمال صارفین کو یہ بتانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی بھی ممنوعہ شئے شامل نہیں ہے۔

'مہاراشٹر جل رہا ہے اور چندر شیکھر باونکلے جوا کھیل رہے ہیں'، سنجے راؤت کا بی جے پی لیڈر پر حملہ

ممبئی:20/نومبر(ایجنسیز) مہاراشٹر کے سابق وزیراعلیٰ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا اور بی جے پی کے درمیان حملہ اور جوابی حملہ کا دور جاری ہے۔ادھو ٹھاکرے گروپ کی شیوسینا کے ترجمان سنجے راؤت نے بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکلے پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر جل رہا ہے اور یہ جوا کھیل رہے ہیں۔دراصل سنجے راؤت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر چندر شیکھر باونکلے کے چہرے سے ملتی جلتی ایک تصویر ڈالی ہے۔انھوں نے اس تصویر کے ساتھ کیپشن میں لکھا ہے "مہاراشٹر جل رہا ہے... یہ جناب مکاؤ کے ایک کسینو میں جوا کھیل رہے ہیں۔تصویر کو بڑا کر کے دیکھیے۔کیا وہ وہی ہے؟ پکچر ابھی باقی ہے۔" سنجے راؤت کی طرف سے پوسٹ کی گئی اس تصویر کا جواب دیتے ہوئے مہاراشٹر بی جے پی نے بھی ایک تقریب کی تصویر ڈالی۔اس میں ایک فلمی اداکار اور آدتیہ ٹھاکرے نظر آ رہے ہیں۔اس میں آدتیہ ٹھاکرے کے ہاتھ میں ایک گلاس نظر آ رہا ہے۔مہاراشٹر بی جے پی نے اس تصویر کے ساتھ مراٹھی زبان میں لکھا ہے "ہمارے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکلے نے اپنی زندگی میں کبھی جوا نہیں کھیلا۔یہ وہ شعبہ ہے جہاں کہ کنبہ ہوٹل میں رہ رہا ہے۔حالانکہ جن کی زندگی داؤ پر لگی ہے، وہ اس سے آگے نہیں دیکھ سکتے۔بس ایک بات بتاؤ سنجو بھاؤ آدتیہ ٹھاکرے کے اس گلاس میں کس برانڈ کی وہسکی ہے؟"

معیشت کے 4 ٹریلین ڈالر کا دعویٰ بوگس: جے رام رمیش

نئی دہلی:20/نومبر(ایجنسیز) کانگریس نے ہندوستان کی جی ڈی پی کے چار ٹریلین ڈالر سے متجاوز ہونے کے دعوے پر مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اس دعوے کو مکمل فرضی قرار دیا جس کا مقصد زیادہ جوش پیدا کرنا اور چاپلوسی اور ہیڈ لائن مینجمنٹ دونوں کی ایک قابل رحم کوشش تھی۔ایکس پر اپنے پوسٹ میں کانگریس جنرل سکریٹری (مواصلات) جے رام رمیش نے کہا کہ کل دوپہر 2:45 اور 6:45 بجے کے درمیان جب ملک کرکٹ میاچ کے مشاہدہ میں منہمک تھا، مودی حکومت کے مختلف ڈھول پیٹنے والے جن میں راجستھان اور تلنگانہ سے مرکزی وزراء، مہاراشٹرا کے ڈپٹی چیف منسٹر اور وزیراعظم کے بے حد پسندیدہ تاجر بھی شامل ہیں نے ٹوئٹ کیا کہ کل ہی ہندوستان کی جی ڈی پی نے 4 ٹریلین ڈالر کا نشانہ عبور کیا۔" یہ پوری طرح فرضی اور بوگس خبر ہے جس کا مقصد زیادہ جوش پیدا کرنا اور چاپلوسی اور ہیڈ لائن مینجمنٹ دونوں کی ایک قابل رحم کوشش تھی۔رمیش جو راجیہ سبھا کے ایم پی بھی ہیں، ان کا یہ تبصرہ ایک ایسے وقت سامنے آیا جب ایک دن قبل ہی مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت اور مہاراشٹرا کے ڈپٹی چیف منسٹر دیویندر پھڈنویس نے ٹوئٹ کر کے کہا کہ ہندوستان کی معیشت 5 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے۔ایکس پر اپنے پوسٹ میں شیخاوت نے کہا کہ ہندوستان کے لیے عالمی شان و شوکت کا لمحہ کیوں کہ ہماری جی ڈی پی 4 ٹریلین ڈالر سے متجاوز ہوگئی۔وزیراعظم نریندر مود جی کی قیادت میں نئے ہندوستان کا طلوع واقعی بے مثال ہے۔پھڈنویس نے بھی کہا کہ حرکیاتی، بصیرت افروز قیادت ایسی ہوتی ہے۔ہمارے نئے ہندوستان کی ترقی ایسی نظر آتی ہے۔اپنے ساتھی ہندوستانیوں اور اپنے ملک کو میں 4 ٹریلین ڈالر جی ڈی کا سنگ میل عبور کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔" جے رام رمیش نے کہا کہ حالانکہ یہ دعویٰ فرضی ثابت ہوا اور ارجن رام میگھاول سمیت کئی وزراء اور دیگر کو اپنا ٹوئٹ ہٹانا پڑا۔

تلنگانہ: رنگاریڈی ضلع میں زیر تعمیر اسٹیڈیم کی چھت گرنے سے 3 لوگوں کی موت، درجن بھر افراد زخمی

تلنگانہ کے رنگاریڈی ضلع میں آج ایک خطرناک حادثہ پیش آیا۔یہاں کے معین آباد علاقہ میں ایک زیر تعمیر انڈور اسٹیڈیم کی چھت گرنے سے 3 لوگوں کی موت ہوگئی اور درجن بھر افراد زخمی ہو گئے۔حادثہ کے بعد موقع پر بچاؤ و راحت رسانی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔کچھ لوگوں کے اب بھی عمارت کے ملبہ میں دبے ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔بتایا جا رہا ہے کہ یہ ایک ذاتی انڈور اسٹیڈیم تھا۔راجندرنگر کے ڈی سی پی جگدیشور ریڈی کا حادثہ کے تعلق سے کہنا ہے کہ معین آباد میں ایک زیر تعمیر پرائیویٹ انڈور اسٹیڈیم منہدم ہونے سے اب تک 2 لوگوں کی موت ہوئی ہے اور تقریباً 10 زخمی ہوئے ہیں۔ایک لاش برآمد کر لی گئی ہے اور افسر ملبہ سے دوسری لاش کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔زخمیوں کو علاج کے لیے مقامی اسپتالوں میں بھیجا گیا ہے۔بچاؤ و راحت رسانی کا عمل فی الحال جاری ہے۔

'راجستھان میں بی جے پی ہِٹ وکٹ ہو چکی ہے'، پرینکا گاندھی کا پی ایم مودی پر حملہ

نئی دہلی:20/نومبر(ایجنسیز) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے پیر کے روز وزیراعظم نریندر مودی کے 'رن آؤٹ' والے بیان پر شدید جوابی حملہ کیا۔راجستھان کے کیکڑی واقع جہاجپور میں جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "بی جے پی تو پہلے ہی ہٹ وکٹ ہو چکی ہے اور راجستھان میں دوبارہ کانگریس کی حکومت بننے جا رہی ہے۔" پرینکا گاندھی نے وزیراعظم مودی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ راجستھان میں کانگریس لیڈران اور کارکنان متحد ہو کر مضبوطی سے انتخاب لڑ رہے ہیں، جبکہ بی جے پی پوری طرح سے بکھری ہوئی ہے۔پی ایم مودی نے اپنے بڑے بڑے لیڈران کو کنارے کر دیا ہے۔کوئی نہیں جانتا کہ راجستھان میں بی جے پی کی طرف سے وزیراعلیٰ کون بنے گا۔حالت یہ ہے کہ پی ایم مودی خود ہی دوربین لے کر بی جے پی کے لیے وزیراعلیٰ تلاش کر رہے ہیں۔آپس میں منقسم بی جے پی راجستھان کا بھلا نہیں کر سکتی۔اسمبلی انتخاب میں کانگریس زبردست اکثریت سے واپسی کرے گی۔پرینکا گاندھی نے بی جے پی حکمراں مدھیہ پردیش سے کانگریس حکمراں راجستھان کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ مدھیہ پردیش میں 18 سال سے بی جے پی حکومت ہے۔بی جے پی حکومت نے 22 ہزار اعلانات کیے، لیکن 22 بھی پورے نہیں کیے۔مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت نے ساڑھے تین سال میں صرف 21 روزگار دیے ہیں۔دوسری طرف راجستھان کی کانگریس حکومت نے محض پانچ سال میں دو لاکھ لوگوں کو روزگار دیا اور ایک لاکھ روزگار دینے کا اعلان کیا۔مدھیہ پردیش میں سات ہزار سے زیادہ اسکول بند ہو چکے ہیں اور راجستھان میں انگریزی میڈیم اسکول کھولے گئے ہیں۔راجستھان کی کانگریس حکومت کی 'چرنجیوی یوجنا' میں 25 لاکھ روپے تک کا علاج مفت ہوتا ہے اور ایسے منصوبے بی جے پی حکمراں ریاستوں میں موجود نہیں ہیں۔پرینکا گاندھی نے یہ بھی کہا کہ راجستھان کی کانگریس حکومت نے کسانوں کا 15 ہزار کروڑ روپے کا قرض معاف کیا ہے۔ایک طرف کانگریس کہتی ہے کہ کسانوں کا قرض معاف کریں گے، دوسری طرف بی جے پی کہتی ہے کہ کسانوں کا قرض معاف کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔پانچ سال میں کانگریس حکومت نے جو کام کیے ہیں، کانگریس اسی کی بنیاد پر عوام سے ووٹ مانگ رہی ہے۔کانگریس حکومت کے پاس خواتین، کسان، مزدور، کامگار، طلبا اور چھوٹے کاروباریوں کی مدد کرنے کا ریکارڈ ہے۔پرینکا گاندھی نے راجستھان کی کانگریس حکومت کے ذریعہ خواتین کے لیے کیے گئے کاموں کو بے مثال قرار دیا۔انھوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی مہنگائی کے سبب راجستھان کی کانگریس حکومت کو مہنگائی راحت کیمپ لگانے پڑ رہے ہیں۔انھوں نے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر راجستھان میں بی جے پی کی حکومت بنی تو وہ موجودہ کانگریس حکومت کے سبھی عوامی فلاحی منصوبوں کو بند کر دے گی۔پرینکا گاندھی نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کانگریس کی گارنٹیوں کا بھی تذکرہ کیا۔انھوں نے کہا کہ راجستھان میں دوبارہ کانگریس حکومت بننے پر سبھی کنبہ کی خاتون مکھیا کو ہر سال 10 ہزار روپے، 500 روپے میں رسوئی گیس سلنڈر، 15 لاکھ روپے کا آفت راحتی انشورنس و سرکاری کالج کے پہلے سال کے طلبا کو مفت لیپ ٹیپ/ٹیبلٹ دیے جائیں گے۔سرکاری ملازمین کے لیے او پی ایس گارنٹی قانون بنائے جانے کا بھی وعدہ کانگریس جنرل سکریٹری نے کیا۔

دہلی آبکاری کیس: سنجے سنگھ کی عرضی پر سپریم کورٹ نے ای ڈی کو بھیجا نوٹس

نئی دہلی:20/نومبر(ایجنسیز) عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ کی عرضی پر سپریم کورٹ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔اس معاملے میں اب آئندہ سماعت دسمبر کے دوسرے ہفتے میں ہونا طے پایا ہے۔سنجے سنگھ نے آبکاری گھوٹالہ کیس میں اپنی گرفتاری کو چیلنج دیا ہے جس پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ "گرفتاری کو چیلنج دینے کی جگہ آپ کو نچلی عدالت میں ضمانت کی درخواست دینی چاہیے تھی۔" قابل ذکر ہے کہ 4 اکتوبر کو سنجے سنگھ کی گرفتاری ہوئی تھی۔20 اکتوبر کو دہلی ہائی کورٹ نے ان کی عرضی خارج کی تھی۔ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ سنجے سنگھ کی گرفتاری قانونی بنیاد پر ہوئی ہے اور جانچ ایجنسی پر سیاست سے متاثر ہونے کا الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔واضح رہے کہ ریونیو بڑھانے اور دہلی میں شراب کی کالابازاری پر لگام لگانے کے مقصد سے اروند کیجریوال کی حکومت نئی آبکاری پالیسی لے کر آئی تھی۔17 نومبر 2021 کو دہلی میں نئی آبکاری پالیسی نافذ کی گئی، لیکن جلد ہی یہ تنازعہ کا شکار ہوگئی اور 30 جولائی 2022 کو حکومت نے اسے واپس لے لیا۔عآپ حکومت نے پالیسی نافذ کرنے کے پیچھے کچھ دلائل پیش کیے اور کہا کہ اس سے ریونیو بڑھے گا اور بلیک مارکیٹنگ پر بھی لگام لگے گی۔یہ بھی کہا گیا کہ گاہکوں کے لیے بھی نئی پالیسی مفید ہوگی۔پالیسی کے تحت شراب کی دکانیں نصف رات کو بھی کھلی رہ سکتی تھیں اور اسٹور اپنے حساب سے پرکشش آفر دے کر شراب کی فروخت کر سکتے تھے۔

گیان واپی کے تہہ خانہ کی کنجی حوالگی مسئلہ

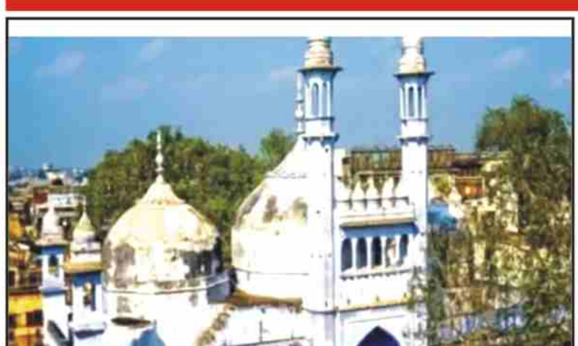

وارنسی: گیان واپی کامپلکس میں واقع "ویاس جی کا تہہ خانہ" کو ضلع مجسٹریٹ کے حوالے کرنے کے معاملے کی سماعت منگل تک موخر کر دی گئی۔وجے شنکر رستوگی نامی وکیل نے ضلع جج سے درخواست کی کہ اسے بھی کیس کا فریق بنایا جائے۔پیر کو اسے اپنا موقف پیش کرنا تھا مگر وکیل کی موت کے بعد سماعت موخر کر دی گئی۔ہندو فریق کے وکیل نے یہ بات کہی۔ضلع جج اے کے وشویش نے معاملے کی اگلی سماعت 21/نومبر کو مقرر کی۔یادو نے تہہ خانہ سے چھیڑ چھاڑ کے خدشات کے تحت اس کی کنجی ضلع مجسٹریٹ کے حوالے کرنے کی درخواست کی۔8/نومبر کو درخواست پر سماعت مکمل کرنے کے بعد عدالت نے 18/نومبر کے لیے اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔مگر رستوگی کی درخواست کے بعد عدالت نے اسے اپنا موقف پیش کرنے کو کہا تھا۔اس نے دلائل پیش کیے مگر وقت کم ہونے کی وجہ سے عدالت نے اسے یہ معاملہ جلد ختم کرنے کو کہا۔جب اس نے مزید وقت مانگا تو عدالت نے معاملے کی سماعت کی تاریخ 20/نومبر مقرر کی۔یادو نے قبل ازیں کہا تھا کہ حکام نے 1993ء میں "ویاس جی کا تہہ خانہ" نامی بیس مینٹ کو مقفل کر دیا تھا۔اس سے قبل اس تہہ خانہ میں سومناتھ پجاری پوجا کرتے تھے۔

سرکاری ہسپتال صحت پر بھاری اور نجی دواخانے جیب پر بوجھ

اپنی بیمار والدہ کے ساتھ لاہور کے ایک سرکاری ہسپتال میں گزرا وقت بھلائے نہیں بھولتا۔ جب وارڈ کی ای سی جی مشین خراب ہونے کی وجہ سے ایمرجنسی وارڈ سے رابطہ کرنے کو کہا گیا۔ مریضہ جو خود چل کر جانے سے قاصر تھیں، ان کے لیے وہیل چیئر ہی موجود نہیں تھی۔ چاروناچار وہ میسر ہوئی تو شکستہ راستے پر اسے دھکیلنا تقریباً ناممکن تھا۔ کوشش بسیار کے بعد ایمرجنسی وارڈ پہنچ کر پتہ چلا کہ ای سی جی کے امیدواروں کی ایک طویل قطار ہے، جہاں گھنٹوں انتظار کرنا پڑے گا۔ ملحقہ بیت الخلاء سے اٹھتی ہوئی شدید بدبو کے بھبکے، سانس لینا بھی محال ہوگیا۔ خدا خدا کرکے جب ہماری باری آئی، تو تب تک ای سی جی اسٹرپ کا رول ختم ہو چکا تھا۔ نیا رول دستیاب ہو ہی گیا، تو زنانہ عملہ ندارد۔ ایک بنیادی ٹیسٹ جس کے لیے پانچ منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں لگتا، گھنٹوں بعد تکمیل کو پہنچا۔ اس دوران مرض کی شدت سے نڈھال اپنی ماں کی آنکھوں سے چھلکتی بے بسی دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ میں ایسے میں مسلسل خود کو کوستی رہی کہ میں اپنی بیمار ماں کو اس جہنم میں کیوں گھسیٹ لائی ہوں۔ وارڈ کی حالت اس سے بھی درگوں۔ صفائی ستھرائی کا تو کیا ہی کہنا، طبی عملے کا رویہ بھی ایسا ترش اور ہتک آمیز جیسے وہ لوگ مریض سے نہیں، بل کہ بھکاریوں سے بات کر رہے ہوں۔ دور دراز کے دیہاتوں سے علاج کی غرض سے آئے لاچار مریض ہمدردی کے بول کے لیے ترس رہے ہیں اور ان کے پریشان حال لواحقین ہاتھوں میں پرچیاں اٹھائے ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں، لیکن کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں۔ ان تمام مشکلات سے گزرنے کے بعد متعلقہ ڈاکٹر نے آپریشن کا وقت دینے کے ساتھ یہ بھی بتادیا کہ، جراحی کے مطلوبہ آلات کا بندوبست بھی مریض کے لواحقین کو خود ہی کرنا ہے۔ دوسری طرف چوں کہ آپریشن کے بعد مریضہ کو سنبھلنے تک انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں رکھنا ہے اور وہاں پر کوئی بیڈ ہی خالی نہیں ہے۔ بڑی سفارشوں اور خوشامدوں سے یہ تمام مراحل طے ہونے کے بعد، آپریشن تھیٹر پہنچنے پہ معلوم ہوا کہ ابتدائی تشخیص ہی غلط تھی اور اب یہ تمام جان لیوا عمل پھر سے دہرانا ہوگا۔ تب تک میرے صبر کا پیمانہ بھی چھلکنے لگا تھا۔ ناچار ایک نجی ہسپتال کا رخ کیا۔ ادھر سانس لینے کی بھی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ چند دنوں میں لاکھوں روپے خرچ ہوئے، لیکن بہ ہر حال علاج ہوگیا۔ اس کرب ناک وقت میں صحت و نگہداشت کے شعبے کے متعلق ریاست کی ترجیحات کے متعلق میرے دل میں جو خوش گمانی تھی وہ تو دور ہوگئی لیکن، جس مشاہدے نے مجھے زیادہ متاثر کیا وہ خواتین اور بالخصوص نسوانی امراض کے علاج کے لیے فراہم کردہ سہولیات کا ہے۔ گاؤں دیہات سے آئی ہوئی نوجوان عورتیں جنھیں بروقت علاج کی سہولیات میسر نہیں تھیں، کہیں روایتی دائیوں کے ہاتھ اپنی صحت کا ستیاناس کروا چکی تھیں یا ان کے اہل خانہ کسی عطائی یا غیر تربیت یافتہ معالج کے ہاتھوں اپنی جمع پونجی لٹوا کر اب شہر کے ہسپتالوں میں خوار ہو رہے تھے۔ کئی ایسے پریشان حال جو زندگی کی امید میں سود پر قرض لے کر یا پھر اپنے اثاثے بیچ کر یہاں ایک دوسری دلدل میں آن پھنسے تھے۔ انھیں دیکھ کر خیال آتا ہے کہ جو اپنے تمام وسائل بروئے کار لانے کے بعد علاج کے لیے اس وبال میں آن پھنسے ہیں ان کے آبائی علاقوں میں صحت کی سہولیات کا معیار کیسا ہوگا؟ خواتین کے علاج معالجے کی سہولیات ایک تو ویسے ہی کم ہیں۔ دوسری طرف پدرسری معاشرے میں اس بارے میں دانستہ کوتاہی برتی جاتی ہے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان میں دوران زچگی عورتوں کی اموات کا تناسب دنیا بھر میں بدترین سطح پر ہے۔ یہ سب کہانیاں نہ نئی ہیں اور نہ ہی آخری بار لکھی جا رہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ، جو ریاست اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے شہریوں پر ٹیکسوں کے انبار لاد رہی ہے کیا اس کے ارباب اختیار یہ سب نہیں دیکھتے؟ آئے روز اخبار اور میڈیا پر یہ خبریں چلتی ہیں کہ فلاں صاحب فلاں ہسپتال کے دورے پر تشریف لے گئے، غیر تسلی بخش حالات دیکھ کر متعلقہ اہل کاروں کو معطل کرنے کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ عوام کو مفت علاج کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں ہے۔ کبھی نئے ہسپتال بنانے کے وعدے اور کبھی صحت کے شعبے کی بہتری کے لیے خطیر رقوم کے اعلانات۔ صرف نمائشی اقدامات کرکے گڈ گورننس قائم رکھنے کا تاثر دیا جارہا ہے، لیکن مسائل جوں کے توں ہیں۔ انہیں حل کرنے کے لیے کسی سطح پر سنجیدہ اقدامات نہیں ہوتے۔ ایسے میں یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ کیمروں کی چکا چوند کے سامنے دیے گئے ان بیانات کے اثرات نظر کیوں نہیں آتے؟ ریاست اپنے شہریوں سے ٹیکس وصول کرتی ہے، جس کا مقصد ان کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے ایسا ماحول فراہم کرنا ہوتا ہے، جہاں تمام شہری ایک احساسِ تحفظ کے ساتھ نہ صرف اپنی زندگی بسر کرسکیں بلکہ انہیں آگے بڑھنے کے یکساں مواقع بھی فراہم ہوں۔ تعلیم، حصولِ انصاف اور بنیادی صحت کی سہولیات تک رسائی ہر شہری کا بنیادی حق ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں معاملہ اس کے عین برعکس ہے۔ اوسط آمدن کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان میں بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کی شرح کوئی ایسی کم بھی نہیں، لیکن اس کے بدلے میں ریاست کی طرف سے شہریوں کو میسر سہولیات کا معیار کیا ہے؟ یہ ہم سب جانتے ہیں۔ بنیادی تعلیم اور انصاف جیسی 'عیاشیوں' تک رسائی کا قصہ پھر کبھی سہی۔

کرکٹ عالمی کپ: گئے تھے جیت کا کریڈٹ لینے...!

اعظم شہابوہ تو اچھا ہوا کہ فائنل میں ہندوستان کے بالمقابل پاکستان نہیں ہوا، وگرنہ یقین جانیے ابھی تک ایک آدھ درجن مقامات سے تشدد کی خبریں آچکی ہوتیں۔ اول تو اندھ بھکت پاکستان سے شکست برداشت ہی نہیں کرپاتے اور دوسرے یہ کہ اسٹیڈیم میں مودی جی کی موجودگی سے ان کا صدمہ دوگنا ہوجاتا۔ یوں بھی اندھ بھکتوں کی دیش بھکتی مسلم دشمنی کی ہی صورت میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے لیے انہیں بس کوئی بہانہ چاہیے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جب عام انتخابات کا سیمی فائنل جاری ہو، دیشی بھکتی کے مظاہرے کے لیے کوئی پٹاخہ پھوٹ جانا ہی کافی ہوتا۔ لیکن خدا کا شکر کہ اس نے پاکستانی ٹیم کو سیمی فائنل سے قبل ہی ٹورنامنٹ سے باہر نکال کر ہندوستانی مسلمانوں کو ایک امتحان سے بچالیا۔ فائنل کا سب سے دلچسپ حصہ وزیراعظم نریندر مودی کا احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں جاکر میچ کا دیکھنا رہا۔ وزیراعظم کے ساتھ وزیرداخلہ امت شاہ صاحب بھی موجود تھے، یعنی یک نہ شد دو شد۔ ایک تو وشو گرو صاحب اور دوسرے چانکیہ جی۔ بعید نہیں کہ ان دونوں 'مہامانوں' کی موجودگی نے انڈین کھلاڑیوں پر کچھ ایسا دباؤ بنادیا ہو کہ ایل راہل اور وراٹ کوہلی کی نصف سنچری کے باوجود ٹیم انڈیا 240 تک پہنچتے پہنچتے لڑکھڑاگئی ہو۔ لیکن لوگوں کو حیرت تو اس وقت ہوئی جب کھلاڑی میدان میں رونے لگے تھے اور دوسری جانب مودی جی اپنے کیبن سے مسکراتے ہوئے ہاتھ لہرا لہرا کر کیمرہ پوز دے رہے تھے۔ جبکہ ٹیم انڈیا کے کھلاڑیوں کو روتا دیکھ کر شاید ہی کوئی ایسا شخص رہا ہو جس نے اپنی آنکھوں میں نمی محسوس نہ کی ہو، لیکن اس دوران بھی پردھان سیوک صاحب کا 'کیمرہ پریم' اس جذباتی منظر پر حاوی نظر آیا۔

لیکن برا تو اس وقت ہوا جب ٹیم انڈیا کی شکست کے بعد پردھان سیوک صاحب کے خلاف 'ایکس' پر 'پنوتی' (منحوس) کا ہیش ٹیگ ٹرینڈ کرنے لگا۔ اس ہیش ٹیگ کے تحت ٹیم انڈیا کی شکست کا غصہ لوگوں نے جس طرح ظاہر کیا اسے دیکھ کر پردھان سیوک کی میڈیا کے ذریعے بنائی گئی شبیہ اور عوام کے دلوں میں ان کی وقعت کا اندازہ بہ آسانی لگایا جاسکتا ہے۔ آج تک نیوز چینل کی ایک کلپ وائرل ہے جس میں کچھ لوگ کھلاڑیوں کے لباس میں ہیں اور نیوز چینل کا اینکر نریندر مودی اسٹیڈیم میں ہی ان کا انٹرویو کر رہا ہے۔ اس میں سے ایک نوجوان کہتا ہے کہ "میں ایم پی میں ووٹ ڈال کر آرہا ہوں، مجھے لگا کہ میں پنوتی ہوں لیکن ٹی پر دیکھا کہ مودی جی آئے ہوئے ہیں"۔ اسی طرح یوٹیوب کے لوک تنتر ٹی وی نیوز نامی چینل پر ایک بھگوا داری نوجوان کی ویڈیو موجود ہے جس میں وہ پردھان سیوک وجے شاہ کے لیے ایسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جو کسی عام شخص کے لیے بھی زیب نہیں دیتے۔ وزیراعظم کے خلاف اس ہیش ٹیگ کے استعمال کے دوران بی جے پی کے آئی ٹی سیل امیت مالویہ کا بھی ایک 'ایکس' سامنے آیا جس میں انہوں نے بی جے پی کے سنسکار کو پیش کردیا۔ امیت مالویہ نے پرینکا گاندھی کی ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ 'اندرا گاندھی کو بھی لوگ اب پنوتی بولیں گے'۔ اس ویڈیو میں پرینکا گاندھی ٹیم کی انڈیا کی جیت کا یقین ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "مجھے یاد ہے جب 1983 میں انڈیا جیتا تھا تو اس وقت اندرا گاندھی جی تھیں جو اتنی خوش تھیں کہ انہوں نے پوری ٹیم کو اپنے گھر بلایا چائے کے لیے۔ آج ان کی یوم پیدائش ہے، پکا آج ہم پھر سے جیتیں گے"۔ اب چونکہ سوشل میڈیا پر پردھان سیوک صاحب کے خلاف ہیش ٹیگ چل رہا تھا جس میں کانگریس کی ایک ترجمان کی بھی پوسٹ شامل تھی، لہٰذا امیت مالویہ نے ان اندرا گاندھی کو پی ایم مودی کے دفاع میں کھینچ لائے جن کے دور میں ٹیم انڈیا فاتح ہوئی تھی۔ یہ کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ جب سے پردھان سیوک صاحب برسر اقتدار آئے ہیں، ٹیم ایک بھی فائنل نہیں جیت سکی ہے۔ میچ ہوتے رہتے ہیں اور میچوں میں ہار جیت بھی ہوتی رہتی ہے، لیکن اگر کوئی میچوں میں کھیلنے والے کھلاڑیوں کے مذہب کی بنیاد پر میچ کے نتیجے کی توقع کرنے لگے تو اس کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ وہ میچ کو اپنے اپنے مذہب کی بالادستی کی علامت سمجھتا ہے۔ فائنل میچ شروع ہونے سے قبل سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں 'بھگوا وستر دھارن' کی ہوئی ایک محترمہ روہت شرما کی تصویر لے کر اعلان کر رہی ہیں کہ "یہ ہمارا بھائی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ ایک سناتنی ہے، یہ میچ جیتے گا اور ہم سب مل کر ہون کریں گے"۔ دو منٹ تک وہ سناتن دھرم اور ٹیم انڈیا کا سناتن دھرم سے کچھ ایسا رشتہ ظاہر کرتی ہیں گویا احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں کوئی دھرم یودھ ہونے والا ہے۔ ان محترمہ کے ہاتھ میں ایک بال بھی ہوتا ہے جسے وہ اچھال کر روکنے کی کوشش کرتی ہیں جسے وہ روک نہیں پاتیں اور وہ زمین پر گرجاتا ہے۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے لوگوں نے ان محترمہ کی خوب جم کر خبر لی انہوں نے بال نہ روک کر اپنے سناتنی بھائیوں کے شائس کو آسٹریلیا کو روکنے کا موقع دیدیا۔ ٹیم انڈیا کی شکست کا دکھ عام لوگوں سے زیادہ ہمارے قومی میڈیا کے لوگوں کو ہوا ہوگا، جن کی پوری تیاری پر اوس پڑگئی۔ ہوا یوں کہ میچ سے قبل ہی قومی چینلوں نے کچھ ایسی تیاری کرلی تھی کہ جیسے ہی ٹیم انڈیا جیتے گی، وہ اس کا سارا کریڈیٹ نریندر مودی جی کو دینا شروع کردیں گے۔ اس کے لیے تھمبنل، گرافک، بینرس، ہیڈنگ وغیرہ سب کچھ تیار بھی کرلیا تھا۔ کچھ بے صبرے قسم کے چینلس نے تو فائنل کے نتیجے کا بھی انتظار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور یہ دعویٰ کرنے لگے کہ "ورلڈ کپ ہمارا ہے"۔ گویا وہ میچ سے قبل ہی میچ کا نتیجہ بیان کرنے لگے تھے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ ٹیم انڈیا کی جیت پر انہیں یہ ثابت کرنے کا ایک نادر موقع مل جائے گا کہ مودی جی کی وجہ سے ٹیم انڈیا جیتی ہے یا مودی جی اسٹیڈیم میں موجود نہیں ہوتے تو یہ جیت ممکن نہیں تھی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آسٹریلیا کی جیت نے ان کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا۔

ملک کی پانچ ریاستوں میں عام انتخابات کا سیمی فائنل کھیلا جارہا ہے۔ ان انتخابی میچوں میں فاتح ہونے والی ٹیم کے بارے میں گمان غالب ہے وہ آئندہ سال کے عام انتخابات میں بھی فاتح ہوگی۔ انتخابات کے میچ کو جیتنے کے لیے ضروری تھا کہ ٹیم انڈیا فاتح ہوتی اور کریڈیٹ پردھان سیوک کے سر باندھا جاتا لیکن یہاں الٹا ہوگیا۔ کچھ لوگ ٹیم انڈیا کی اس شکست کو بی جے پی کے بھکتوں کی صورت حال سے تشبیہ دے رہے ہیں کہ جس طرح مسلسل جیتنے والی ٹیم جب حد سے زیادہ پر اعتماد ہوگئی تو شکست اس کا مقدر ہوگئی، بالکل اسی طرح 'مودی نہیں تو کون' کا نعرہ لگانے والے بھکتوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ان کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خوداعتمادی و اہنکار خود ان کی شکست کا باعث بن جائے گا اور اس کی شروعات پانچ ریاستوں کے انتخابات کے نتائج سے ہونے والی ہے۔

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

آیئے ان معاشرتی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کریں

جن میں امریکہ، اسرائیل اور سنگھ پریوار کا ہاتھ نہیں

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ صدیوں سے اس کائنات میں دین حق کے خلاف ڈھکی چھپی سازشیں اور اُسے زک پہنچانے کے لیے کوششیں ہوتی رہتی ہیں۔ فتنہ پسند عناصر کو توحید کا تصور ہی ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ آخری کتاب کے نزول کے بعد سے ہماری ایک ہزار سال کی تاریخ بڑی روشن و تابناک رہی ہے۔ ہم دھرتی پر رائج سارے نافع علوم کے بلاشرکت غیرے امام تھے، سرخرو تھے۔ ہماری اپنی کئی مملکتیں تھیں اور اُس سے بڑی بات یہ کہ ہماری اپنی زبان، تہذیب و ثقافت کا ہر سُو چرچا تھا۔

پھر بادشاہت آگئی مگر عروج کا دَور شروع ہونے کے بجائے قوم زوال کی جانب بڑھنے لگی۔ اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں صدی میں ہماری ہر سُو اور ہر سمت پیش رفت میں تعطل رہا۔ اکیسویں صدی میں بھی وہی رفتار جاری ہے اور گزشتہ صدیاں اس لحاظ سے اہم تھیں کہ پچھلی کئی ساری صدیوں سے کہیں زیادہ سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی اِن تین صدیوں میں ہوئی۔ دوسری قوموں نے سٹیلائٹ ٹیکنالوجی وغیرہ کو اپنا کر خلاء و فضا پر بھی قبضہ کرلیا۔ کئی قدرتی و مصنوعی توانائیاں حاصل کرلیں اور بدبختی سے اِن تین صدیوں میں ہمارے یہاں صرف لفاظی ہوتی رہی اور الزام تراشیاں اور اس طرح ہم اپنے آپ کو اس دھرتی کی سب سے معتوب، مظلوم، بے بس و بے کس قوم ثابت کرنے میں جُٹ گئے۔ اٹھارہویں صدی سے موجودہ صدی تک مکمل غفلت اور کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لیے پھر بڑے بوڑھے، نوجوان حتیٰ کہ بچے بھی ایک ہی راگ الاپنے لگے: ''یہ ایک سازش ہے، عالمی سازش۔''

''سازش، سازش'' کے غلغلہ میں ہم آج بتانا چاہیں گے وہ سارے اُمور، وہ ساری باتیں جن میں امریکہ، مغربی طاقتیں، اسرائیل یا سنگھ پریوار کا ہاتھ نہیں ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر بار سازش کا واویلا مچانے کے بجائے کبھی تو اُن ساری چیزوں کی لسٹ تیار کریں جس میں کوئی عالمی، قومی، کسی چھوٹی بڑی طاقتوں کی کوئی سازش نہیں ہے اور ہم سبھی اُن معاشرتی خرابیوں دُور کرنے میں جُٹ جائیں۔ ملاحظہ کیجئے:

(۱) ہمارے یہاں جہیز ایک عام وبا بن گئی ہے۔ اصلاح معاشرہ کے بڑے بڑے کئی مبلغ بھی جہیز کے لین دین میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ آج ہمارے یہاں سینکڑوں بلکہ ہزاروں بن بیاہی لڑکیاں رشتہ کے انتظار میں بیٹھی ہیں، جہیز نہ دے پانے کی بناء پر اُن کی شادیاں نہیں ہو رہی ہیں۔ کئی والد صاحبان اپنی ایک ایک بیٹی کی شادی کا قرض دس دس سال تک ادا نہیں کرپاتے اور دوسری، تیسری، بیٹی کی شادی کا وہ سوچ بھی نہیں پاتے۔ جہیز کی اس وبا کے لیے امریکہ ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی سنگھ پریوار۔

(۲) ہمارے یہاں بعد از خرابیٔ بسیار کریئر کے ضمن میں کچھ بیداری آگئی ہے البتہ ہمارے والدین میں ویژن اور صبر دونوں کی کمی ہے۔ ویژن کی کمی کے لیے یہ رونا رویا جارہا ہے کہ بیچارے اکثر والدین پڑھے لکھے نہیں ہیں اُنھیں حالات حاضرہ اور ہوا کے رخ کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ دور اندیشی تو بالکل نہیں ہے کہ وہ سوچیں کہ اُن کا بچّہ آج سے ۱۰۔۱۵ سال بعد بلکہ ۵ سال یا ۳۔۴ سال بعد کہاں ہوگا وہ زندگی کی ریس میں پچھڑ تو نہیں جائے گا؟ البتہ ہمارے والدین میں صبر کی کمی کیوں ہے؟ وہ آناً فاناً اپنے بچے کو کامیاب کیونکر دیکھنا چاہتے ہیں؟ اسی دور سے دوسری قومیں بھی گزر رہی ہیں مگر وہ زندگی کی جدوجہد کو جھیل رہی ہیں اور ہمیں تو صبر کی بڑی فضیلت بیان کی ہے مگر ہمارے یہاں صبر نہیں ہے اس لیے ہمارا بچّہ انجینئر کے لائق بیٹا مکینک بن رہا ہے اور مینیجر بننے کی صلاحیت رکھنے والا کلرک! ہمارے والدین میں جو صبر کی کمی ہے اُس کے لیے امریکہ، برطانیہ، فرانس یا سنگھ پریوار ذمہ دار نہیں ہے۔

(۳) آج ہمارے ہزاروں طلبہ باصلاحیت ہوتے ہوئے بھی فیس ادا نہ کرپانے کی بناء پر بڑے کرئیر کا خواب ہی دیکھ نہیں پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں فلاحی یا چیریٹیبل ٹرسٹوں کی شدید کمی ہے۔ صرف ممبئی جیسے بڑے شہر کا معاملہ دیکھ لیجئے، نصف صدی قبل یہاں ہمارے طلبہ کی کفالت کرنے والے لگ بھگ نصف درجن فلاحی ٹرسٹ تھے۔ آج بھی یہ تعداد اُتنی ہی ہے۔ کچھ پُرانے ٹرسٹ بند ہوگئے۔ کچھ نئے کھل گئے مگر تعداد وہی ہے اور وہاں بھی اگر ایک طالب علم ایک لاکھ روپئے کی رقم کا طلب گار ہے، اُسے صرف پانچ ہزار روپے دیئے جاتے ہیں۔ زکوٰۃ، صدقہ، جس قوم میں دین کا حصہ ہے وہاں پر یہ لاپروہی اور علم بیزاری؟ قوم کے نوجوانوں کی ذہانت زندگی کی اندھیری راہوں پر ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرتے دیکھ رہے ہیں مگر ہمارے اہل ثروت بالکل لاتعلق رہتے ہیں۔ ہمارے اس ملی بے حسی کے لیے امریکہ، اسرائیل اور سنگھ پریوار ذمہ دار نہیں ہے۔

(۴) ہمارے مسلکی اختلافات جگ ظاہر ہیں، فساد کے ڈر سے ہم متحد بھی ہوجاتے ہیں البتہ موقع ملتے ہی مسلکی اختلافات سے ماحول بگاڑنے، جلسے جلوس منعقد کرنے، فتوے بازی کرنے، اخبارات میں مضامین و مراسلے لکھنے، پوسٹر و بینر لگانے، حتیٰ کہ اپنی مساجد پر یہ بورڈ آویزاں کرنے سے بھی نہیں چوکتے کہ فلاں مسلک والوں کو یہاں داخلہ منع ہے۔ اپنی اس ذہنیت کو تعلیمی کیمپس میں بھی لے جاتے ہیں یہ سوچے بغیر کہ اس سے نوجوان طبقہ کتنا ڈسٹرب ہوجائے گا۔ ہمارے مسلکی تنازعات کے لیے امریکہ یا صیہونی طاقتیں یا سنگھ پریوار ذمہ دار نہیں ہے۔

(۵) نکاح جیسی سنّت اب صرف شادی کہلاتی ہے اور اُس میں ولیمے کی بڑی بڑی دعوتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ صاحب ثروت اپنی دولت بے تحاشہ اُڑاتے ہیں اور اُن کی نقل میں کئی معمولی آمدنی والے بلکہ انتہائی غریب لوگ بھی قرض لے کر ولیمے پر روپیہ اُڑاتے ہیں۔ اس ملک میں تین چار شہر تو ہماری قوم کی شادیوں کے ولیمے کے لیے 'مشہور' ہوگئے ہیں کہ وہاں ولیمے کی دعوت عشاء کے وقت شروع ہوتی ہے اور لگ بھگ فجر پر ختم اور دوم اس لیے کہ ایک شادی کی دو تین ولیمے کی دعوتیں۔ ولیمے کی دعوتوں کے اِن مکمل خرافات کے ہدایات ہمیں وہائٹ ہاؤس سے ملی ہیں یا آر ایس ایس کے ناگپور ہیڈ کوارٹر سے؟

(۶) آج ہمارے یہاں لڑکیاں پڑھ رہی ہیں، اعلیٰ تعلیم کے محاذ پر زبردست کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔ لڑکوں کا معاملہ اس کے برعکس ہے، گھر میں اُنھیں 'خاندان کا چراغ' کا مرتبہ حاصل ہے۔ بدبختی سے آج اکثر یہ چراغ ٹمٹما رہے ہیں، معاشرے کا پورا توازن بگڑ چکا ہے اور پھر ہماری قوم کی کچھ لڑکیاں، سرحد پار نظر دوڑاتی ہیں اور نکل جاتی ہیں اپنی ساری حدیں اور سرحدیں پار کرکے۔ حکومت کے ہفتہ وار گزٹ میں نام/مذہب کی تبدیلی کے صفحات پر شائع ہونے والے نام ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ دینی حلقوں میں بھی اس پر خوب باتیں تو ہوتی ہیں مگر صرف باتیں۔ ہمارے بیٹے اعلیٰ تعلیم کے لیے راغب نہیں ہو رہے ہیں، اس کے لیے امریکہ اور مغربی طاقتیں ذمہ دار ہیں؟

(۷) لگ بھگ دو صدی قبل ہمارے اکابرین نے عالمی سطح پر ایک بحث چھیڑی: ''کون سی تعلیم، دینی یا دنیاوی؟'' صفحات کے صفحات سیاہ کئے، ہر بار چند اہل کر دو فہم نے موثر طریقے سے کہہ بھی دیا کہ علم میں کوئی تفریق نہیں مگر بحث اب بھی جاری ہے۔ امام غزالیؒ نے بڑے موثر انداز میں بتادیا کہ علم نافع کیا ہوتا ہے البتہ پوری قوم اس بحث میں دو صدیوں تک مشغول رہی اور ہر جدید علم پر لاحول پڑھتی رہی۔ اس سے یہ قوم اُتنی ہی صدیاں پچھڑگئی۔ امریکہ یا صیہونی طاقتیں اس کے لیے کہاں ذمہ دار ہیں؟

(۸) آج ہماری بستیوں کے محلے رات رات بھر جاگ رہے ہیں کیوں کہ وہاں ہمارے لڑکے رات رات بھر اودھم مچارہے ہیں، ہمارے یہاں کچھ مقدس راتوں کو 'بڑی راتیں' کہا جاتا ہے اور اُن راتوں میں ہمارے لڑکے موٹر سائیکل کی ریس کرتے ہیں۔ اپنی موٹر سائیکلوں کا سائلینسر نکال دیتے ہیں اور اُس کی آواز سے پورے محلے کو سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ اپنے پسندیدہ ہیرو کی نئی فلم دیکھتے وقت ہیرو کی اینٹری پر بے تحاشہ اور بے شمار پٹاخے چھوڑتے ہیں۔ اکابرین ملّت اخبارات میں، مائیک سے نکڑوں پر اعلان کر رہے ہیں، اپیل کر رہے ہیں کہ سوجاؤ، نوجوانو! سوجاؤ۔ رات رات بھر کیوں جاگ رہے ہو؟ اُن کی کان پر جوں نہیں رینگتی۔ دھرتی بھر کا پتہ نہیں البتہ شاید اس ملک کی واحد قوم ہے جس کے نوجوانوں کو رات میں بالکل نیند نہیں آتی اور دن میں وہ جاگ نہیں پاتے۔ تحقیق کا بلاشبہ یہ موضوع ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس درجہ اذیت ناک دھماچوکڑی پر آمادہ کرنے کے لیے امریکہ ذمہ دار ہے؟

خواتین، حضرات و نوجوانو! بلاشبہ کچھ عالمی طاقتیں ہمارے خلاف سازشیں رچتی ہیں مگر ہم ایمانداری سے اُن ساری باتوں کی فہرست تو تیار کریں جس کے لیے امریکہ، اسرائیل، مغربی طاقتیں یا سنگھ پریوار ذمہ دار نہیں ہے۔ اُن ساری معاشرتی بیماریوں کے لیے ہم اور صرف ہم ذمہ دار ہیں۔ جلسے، جلوس، مارچ اور نعرے بازی میں جتنی اینرجی ہم لگا رہے ہیں اس کا کچھ حصہ اِن معاشرتی بیماریوں کو جڑ سے اُکھاڑنے میں لگانے کی سخت ضرورت ہے۔ یہیں سے اُس تحریک کا بھی آغاز ہوگا جس کی بناء پر ہم جدید علوم، سائنس و ٹکنالوجی میں سرخرو ہوسکیں اور پھر کوئی دوسرا 'غزہ' ہمارے یہاں ہونے نہ پائے!

عرب اور مسلم ممالک پر مسلط استعمار کے غلام حکمران سقوط غزہ کے منتظر ہیں

ترتیب: عبدالعزیز

جناب مشتاق احمد نے غزہ اور مصر کے دورے کے بعد کہا ہے کہ: ''عرب اور مسلم ممالک پر مسلط استعمار کے غلام حکمران سقوط غزہ کے منتظر ہیں''۔ مشتاق صاحب کی یہ بات بلا امتیاز سچ لگتی ہے۔ اس سچ میں مسلم ممالک کے تمام ممالک کے حکمران شامل ہیں۔ اسرائیل کی طرح یہ سبھی حماس کو اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ اس میں تیس سال سے عمومی طور پر اور پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ سے اسرائیل کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی دھمکیاں دینے والا ایک ''اسلامی جمہوریہ'' بھی شامل ہے۔ اپنے نظریاتی مفادات کے لیے یمن، عراق اور شام میں مسلمانوں کے خون کی ہولی میں بھرپور کردار ادا کرنے والے اس اسلامی جمہوریہ نے گیارہ ہزار نہتے فلسطینی بچوں، عورتوں، بوڑھوں کی شہادتوں پر اب تک بیانات اور قراردادوں سے آگے کچھ نہیں کیا! اس کی ایک ذیلی حربی تنظیم کا کردار بھی ویسا نہیں جیسا شام میں تھا۔ ہم میں سے بہت سے سادہ دل اس شدید غلط فہمی کا شکار ہیں کہ یہ مغرب اور امریکہ کا مخالف اور امت مسلمہ کا رہبر ہے۔ سیدھی سی بات ہے اس کے ماضی کے دعووں اور عمل کو دیکھ لیں تو مغرب کے ساتھ اس کی نورا کشتی کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا۔

حماس جیسی تنہا تنظیم بے سروسامانی کے باوجود 6 روزہ جنگ میں شام، اردن اور مصر کی افواج کو شکست دینے والے اسرائیل کے خلاف ڈیڑھ ماہ سے کیسے جم کر کھڑی ہے۔ حماس کے گنے چنے سرفروش جدید ترین جنگی مشینوں اور امریکہ، یورپ کی سیاسی، معاشی، سفارتی، ابلاغی اور عسکری سرپرستی اور امداد کے باوجود ڈٹے ہوئے ہیں تو اس کی اکلوتی وجہ اہل غزہ کا اللہ پر غیر متزلزل ایمان اور دستیاب وسائل کی بنیاد پر بہترین ممکنہ منصوبہ بندی ہے۔

مشتاق صاحب نے یہ بھی شکوہ کیا ہے کہ اس پوری صورتحال میں اسلام کا قلعہ ہے، ایک مسلم ملک دنیا کی واحد ایٹمی طاقت ہے! تاریخ اور رویے بتاتے ہیں کہ میرے ملک کے حقیقی، مجازی اور عارضی مجازی حکمران باقی مسلم دنیا کے کٹھ پتلی حکمرانوں سے کردار میں کسی طور مختلف نہیں! ایٹمی ہتھیار اور غوری میزائل ہمارے ''اثاثے'' ہیں۔ یہ اثاثے محفوظ ہاتھوں میں محفوظ ہیں۔ ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی کسی میں جرأت نہیں! ہمارے لیے یہ طفل تسلیاں کافی ہیں۔ او آئی سی کے حالیہ اجلاس میں ایران، ترکی اور الجزائر نے اسرائیلی فوج کو دہشت گرد قرار دینے کی تجویز دی ہے۔ سبحان اللہ!

قابل احترام مشتاق صاحب کی رائے میں مسلم حکمران بے حسی کے آخری درجے پر ہیں۔ میرے خیال میں بے حسی کا آخری درجہ ابھی آیا نہیں تیزی سے اس کی طرف سفر جاری ہے۔ ابھی ''عشق'' کے امتحاں اور بھی ہیں۔ جرأت مند سینیٹر کی یہ بات سو فی صد درست لگتی ہے اور منافقت غلامی اور مصلحت پسندی اور مفاد پرستی کی چھپن سالہ روش یہی بتاتی ہے کہ عرب خاص طور پر اور مسلم ممالک عمومی طور پر درپردہ حماس، اسلام پسندوں اور آزادی کی دیگر تحریکوں کو اپنے لیے اسی طرح خطرہ سمجھتے ہیں جس طرح اسرائیل ان تحریکوں کو خطرہ سمجھتا ہے اور یہ حکمران درپردہ اسرائیل کے ساتھی ہیں۔

مشتاق صاحب حماس صرف عرب اور مسلم حکمرانوں کے لیے نہیں، مغربی تہذیب کی مرعوبیت کے نشے میں مست پوری ''امت'' کے لیے خطرہ ہے۔ حماس کی اس تحریک سے مترفین کی عیاشیوں اور عوام کی نیند میں خلل پڑ رہا ہے۔ غزہ اس پونے دو ارب امت مسلمہ میں لاوارث اس لیے ہے کہ اس کی سوچ، نظریہ اور مہم مختلف ہے۔ وہ صرف اسرائیل سے نہیں پوری دنیا کی استعماری طاقتوں سے فلسطین اور امت کو آزادی دلانے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ بھی درست لگتا ہے کہ مسلم حکمران موقع غنیمت جان کر غزہ کی لاشوں، خون اور زمین کا سودا کر رہے ہیں۔ پاکستان کا بھی یہی مخمصہ ہے۔ امت کی اس بڑی آزمائش پر پاکستان کی خاموشی اور لاتعلقی کھل کر سامنے آرہی ہے۔

جناب مشتاق بتاتے ہیں کہ ''میں نے تو صحرائے سینا میں العریش کے پار غزہ کی سرحد سے چند کلومیٹر دور بحیرہ روم کے کنارے رات کے وقت مصریوں کو بھرے ہوئے ریسٹورنٹس اور کھانے اور دعوتوں سے لطف اٹھاتے دیکھا جن کو یہ درد ہی نہیں تھا کہ یہاں سے چند کلومیٹر پر اس امت کے ایک مخلص ترین حصے پر موت کا رقص جاری ہے''۔ یہ بے حسی کی کیفیت صرف مصر کے مترفین کی نہیں بلکہ کم و بیش ہر مسلم ملک کے عوام کے طبقہ مترفین کی ہے۔ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے! ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ 'امت مسلمہ کے حکمران غزہ پر مجرمانہ بے حسی اور بے عملی کے اثرات سے جان نہیں چھڑا سکیں گے۔ یہ گدھ اب امت کو زیادہ عرصے تک نہیں نوچ سکیں گے۔ غزہ امت کی حقیقی آزادی کا باعث بنے گا!''

اللہ کرے کہ یہ وقت جلد آئے...... مگر ''سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَد خَلَتْ مِنْ قَبلُ ۔ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبدِيلاً'' (الفتح:23) کے مصداق......

معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ آزادی کا وقت شاید ابھی بہت دور ہے۔ آزادی کے حصول کے لیے بڑے جان گسل لمحات سے گزرنا ہوگا حماس، جماعت اسلامی اور اخوان جیسی مخلص تنظیموں کو! اللہ نہ کرے مگر نظر یہی آرہا ہے کہ فرقہ پرستی، قوم پرستی اور شخصیت پرستی کی جہالت میں ڈوبے عوام اس جہالت سے نکلنے کو تیار نہیں اور مسلم ممالک کے تعلیمی، سماجی اور معاشی نظام پر مسلط مغربی تہذیب کی مرعوبیت کا شکار مترفین کا طبقہ مرعوبیت کے چنگل میں مست ہے۔

اس لیے مسلم اقوام پر مسلط یہ گدھ اس بے حس امت کو ابھی مزید نوچتے رہیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ 'امت' کے نام پر یہ ریوڑ فی الحال گدھوں کو اپنے اوپر مسلط رکھنے کا خاموش مددگار ہے۔ قرائن و کرتوت بتاتے ہیں کہ مسلم اقوام پر مسلط یہ گدھ اس بے حس امت کے نوچے جانے کا سلسلہ جلد روکنے والے نہیں کیونکہ ''امت'' کے نام پر یہ ریوڑ فی الحال ہر ملک میں گدھوں کو اپنے اوپر مسلط رکھنے کا خاموش مددگار ہے۔ آخری بات امت کے اہل درد کے لیے کہ باطل کی جڑیں فی الحال جتنی گہری اور مضبوط ہیں اس کے پیش نظر حقیقی آزادی کے لیے اخوان اور جماعت اسلامی جیسی حقیقی نظریاتی تنظیموں کو امت کے شعور کو بیدار کرنے کے لیے بہت صبر آزما، ہمہ جہت، مربوط اور بہت جاندار طویل مدتی حکیمانہ منصوبہ بندی اور جدوجہد کرنی ہوگی!

چین کا اقتصادی سپر پاور کے طور پر عروج ختم ہو رہا ہے: ماہرین

بیجنگ۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ ایک تاریخی موڑ میں، اقتصادی سپر پاور کے طور پر چین کا عروج ختم ہو رہا ہے۔ پچھلی نصف صدی کی سب سے بڑی عالمی کہانی ختم ہو سکتی ہے۔ 1960 اور 70 کی دہائیوں میں ماؤ زی تنگ کے تحت جمود کے بعد، چین 1980 کی دہائی میں دنیا کے لیے کھلا۔ اور اس کے بعد کی دہائیوں میں اس نے آغاز کیا۔ عالمی معیشت میں اس کا حصہ تقریباً دس گنا بڑھ کر 1990 میں 2 فیصد سے نیچے 2021 میں 18.4 فیصد ہوگیا۔ آج تک کوئی بھی قوم اتنی تیزی سے نہیں بڑھی۔ پھر الٹ پلٹ شروع ہوا۔ 2022 میں، عالمی معیشت میں چین کا حصہ تھوڑا سا گھٹ گیا۔ اس سال یہ زیادہ نمایاں طور پر سکڑ کر 17 فیصد رہ جائے گا۔ 1.4 فیصد کی دو سالہ کمی 1960 کی دہائی کے بعد سب سے بڑی ہے۔ یہ تعداد "برائے نام" ڈالر کی شرائط میں ہیں۔ افراط زر کے لیے غیر ایڈجسٹ۔ وہ پیمانہ جو کسی ملک کی نسبتاً معاشی طاقت کو درست طریقے سے پکڑتا ہے۔ چین کا مقصد 16 ویں سے 19 ویں صدی کے اوائل تک اس سامراجی حیثیت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے، جب عالمی اقتصادی پیداوار میں اس کا حصہ ایک تہائی تک پہنچ گیا تھا، لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ ہدف دسترس سے باہر ہو جائے۔ چین کا زوال دنیا کو دوبارہ ترتیب دے سکتا ہے۔ 1990 کی دہائی سے، عالمی GDP میں ملک کا حصہ بنیادی طور پر یورپ اور جاپان کی قیمت پر بڑھا، جس نے دیکھا ہے کہ ان کے حصص پچھلے دو سالوں میں کم و بیش مستحکم رہے ہیں۔ چین نے جو خلا چھوڑا ہے اسے بنیادی طور پر امریکہ اور دیگر ابھرتی ہوئی اقوام نے پُر کیا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو عالمی معیشت 2022 اور 2023 میں 8 ٹریلین ڈالر سے 105 ٹریلین ڈالر تک بڑھنے کی توقع ہے۔ چین اس میں سے کسی بھی فائدہ کا ذمہ دار نہیں ہوگا، امریکہ 45 فیصد، اور دیگر ابھرتی ہوئی قومیں 50 فیصد ہوں گی۔ ابھرتی ہوئی قوموں کو نصف فائدہ ان میں سے صرف پانچ ممالک سے ملے گا: ہندوستان، انڈونیشیا، میکسیکو، برازیل اور پولینڈ۔ یہ آنے والی ممکنہ طاقت کی تبدیلی کی ایک واضح علامت ہے۔ مزید برآں، عالمی جی ڈی پی میں چین کا گرتا ہوا حصہ برائے نام طور پر آزاد یا غیر ملکی ذرائع پر مبنی نہیں ہے۔ برائے نام اعداد و شمار ان کے سرکاری جی ڈی پی ڈیٹا کے حصے کے طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ چین کا عروج بیجنگ کے اپنے حساب سے الٹ رہا ہے۔ اس کی بڑی حد تک کسی کا دھیان نہ جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر تجزیہ کار حقیقی جی ڈی پی نمو پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جو کہ افراط زر کے مطابق ہے۔ اور مہنگائی کے لیے تخلیقی طور پر ایڈجسٹ کرتے ہوئے، بیجنگ طویل عرصے سے یہ رپورٹ کرنے میں کامیاب رہا ہے کہ حقیقی نمو مستقل طور پر اپنے سرکاری ہدف تک پہنچ رہی ہے، جو اب تقریباً 5 فیصد ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہر سہ ماہی، سرکاری کہانی کی تصدیق ہوتی ہے کہ "مشرق بڑھ رہا ہے۔" لیکن چین کی حقیقی طویل مدتی ممکنہ ترقی کی شرح - لیبر فورس میں داخل ہونے والے نئے کارکنوں کا مجموعہ اور فی کارکن پیداوار ہے۔ اب 2.5 فیصد سے زیادہ ہے۔ چین میں جاری بچوں کی ٹوٹ پھوٹ نے پہلے ہی دنیا کے کام کرنے کی عمر کی آبادی میں اپنا حصہ 24 فیصد کی چوٹی سے کم کرکے 19 فیصد کردیا ہے اور توقع ہے کہ اگلے 35 سالوں میں یہ 10 فیصد تک گر جائے گی۔ دنیا کے محنت کشوں کے سکڑتے ہوئے حصہ کے ساتھ، ترقی کا ایک چھوٹا حصہ تقریباً یقینی ہے۔ مزید برآں، پچھلی دہائی کے دوران، چین کی حکومت نے مزید مداخلت کی ہے، اور ایک ترقی پذیر ملک کے لیے اس کے قرض تاریخی طور پر بہت زیادہ ہیں۔ یہ قوتیں پیداواری صلاحیت میں نمو کو سست کر رہی ہیں، جس کی پیمائش فی کارکن پیداوار کے طور پر کی جاتی ہے۔ یہ امتزاج - کم کارکن، اور فی کارکن پیداوار میں خون کی کمی۔ چین کے لیے عالمی معیشت میں دوبارہ حصہ حاصل کرنا انتہائی مشکل بنا دے گا۔ برائے نام ڈالر کے لحاظ سے، چین کی جی ڈی پی 2023 میں گرنے کے راستے پر ہے، 1994 میں رینمنبی کی قدر میں بڑی کمی کے بعد پہلی بار۔ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں رکاوٹوں کو دیکھتے ہوئے، آنے والے سالوں میں بیجنگ صرف تیزی کے ساتھ عالمی حصہ دوبارہ حاصل کرسکتا ہے۔

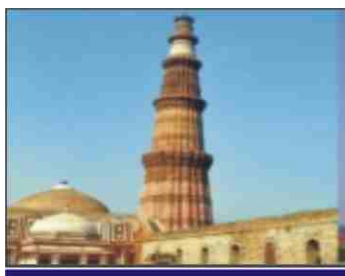
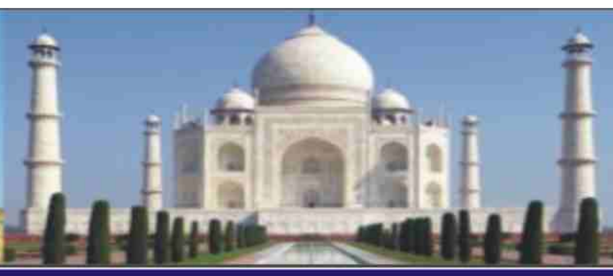

مرکز تحفظ اسلام ہند کے عظیم الشان "تحفظ القدس کانفرنس" سے مولانا ارشد علی قاسمی کا خطاب!

مسجد اقصیٰ کی حفاظت پوری امت کی مشترکہ ذمہ داری ہے، امت مسلمہ اسرائیلی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں!

بنگلور، 20 رنومبر (پریس ریلیز): مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد عظیم الشان آن لائن "تحفظ القدس کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ و آندھرا پردیش کے سکریٹری حضرت مولانا محمد ارشد علی قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا گزشتہ ایک مہینے سے فلسطین اور غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت اور وحشیانہ حملوں سے دل بہت غمگین ہے۔ پچھلے پچھتر سالوں سے مسجد اقصیٰ مسلمانوں کی طرف دیکھ رہی ہے، وہ پکار کر کہہ رہی ہیکہ میں تو اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی سرزمین ہوں، میرے گرد و نواح میں کئی برگزیدہ انبیاء کرام کی مقدس قبریں ہیں، میرے یہاں سے آنحضور ﷺ معراج کے سفر پر روانہ ہوئے، میری مقدس سرزمین پر امام الانبیاءؐ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ میں پوری امت کا قبلۂ اول ہوں، لیکن آج میں بیت المقدس، مسجد اقصیٰ خون کے آنسو بہا رہی ہوں۔ یہودی صلیبی مجھے شہید کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ آج مسجد اقصیٰ ہماری منتظر ہے لیکن ہم لوگوں کچھ نہیں کرپا رہے۔ آج جن امت مسلمہ کے حکمرانوں نے ان ناپاک اسرائیلی یہودیوں سے اس مقدس سرزمین کو آزاد کروانا تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہاتھ ملا رہے ہیں، معاہدے کررہے ہیں، انکو تسلیم کررہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی حرمت و تقدس کو پائے حقارت سے روندا جارہا ہے، اسکے محافظ اہل فلسطین وغزہ کو شہید کیا جارہا ہے اور پوری امت مسلمہ غفلت کی نیند سو رہی ہے۔ بے دست و پا نہتے فلسطینی اکیلے بیت المقدس کی بازیابی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں اور سر پہ کفن باندھ کر صہیونیوں کے خلاف میدان جنگ میں ڈٹے ہوئے ہیں، وہ اپنے وجود اور اپنے تشخص کی بقا اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے صہیونیوں سے دست و گریباں ہیں، ہر دن فلسطینیوں کے قتل ہو رہا ہے اور خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں، مگر دنیا کے نقشے پر موجود کروڑوں کی تعداد میں کلمہ توحید پڑھنے والے ان کے ساتھ اسلامی اخوت کی بنیاد پر تعاون کرنے کو تیار نہیں۔ حالاں کہ مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسجد اقصیٰ صرف گنبد و مینار پر مبنی ایک مسجد نہیں، بلکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا ایک نشان ہے، ان کی اسلامی میراث ہے، اسلامی تشخص کی ایک واضح علامت ہے، اس کی حفاظت ہمارا اسلامی اور مذہبی فریضہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اسرائیل مسلسل فلسطین اور غزہ میں ظلم و بربریت کا ننگا ناچ ناچ رہا ہے مگر تمام نام نہاد انسانیت دوست ممالک، حقوق انسانی کی محافظ تنظیمیں اور مظلوموں کے علم بردار خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اس رویے سے یہ ثابت کررہے ہیں کہ انکے نزدیک مسلمانوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے اسرائیل کے وحشیانہ مظالم پر مغربی مین اسٹریم میڈیا کی یکطرفہ رپورٹنگ جو متعصبانہ طور پر صیہونی غاصبوں کی طرف داری ہے

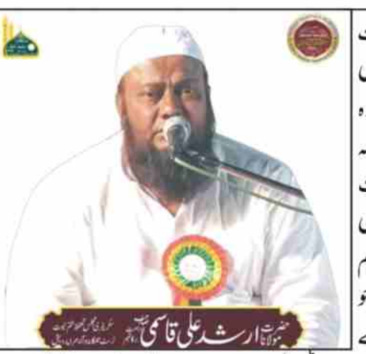

قابل افسوسناک ہے۔ جو اسرائیل غاصب ہے اور نہتوں پر ظلم و ستم ڈھا رہا ہے اسے مظلوم بتا رہے ہیں اور جو فلسطین حقیقت میں مظلوم ہے اور اپنی حفاظت کررہے ہیں انہیں یہ ظالم دیکھا رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ جس طرح مغربی میڈیا اسرائیلی بربریت اور فلسطینیوں کے بے رحمانہ قتل عام کی حمایت کررہی ہے، اس سے ان کی سوچ کا اندازہ ہورہا ہے، گزشتہ پچھتر سالوں سے فلسطین پر جو ظلم ہورہا ہے اور غزہ جو ایک کھلی جیل کہ طرح ہے وہ ان لوگوں کو کیوں نظر نہیں آرہا؟ یہ درحقیقت انصاف اور انسانیت کے قاتل ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلۂ اول ہے، انبیاء علیہم السلام کا مسکن و مدفن ہے، اسکی حفاظت پوری امت مسلمہ کی مشترکہ اور بنیادی ذمہ داری ہے، اور مسئلہ فلسطین پوری ملت اسلامیہ کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ فلسطین کے حالات کی وجہ سے ہر انصاف پسند، صاف دل اور زندہ ضمیر رکھنے والا شخص رنجیدہ ہے۔ غزہ کے لاکھوں بے قصور عوام پر قیامت ٹوٹ رہی ہے، ہر طرف انسانی نعشوں کا دل دہلانے والا منظر ہے، جس سے پوری دنیا بالخصوص پورا عالم اسلام بے چینی کا شکار ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ایسے حالات میں جب اہل فلسطین اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے تنہا بیت المقدس کی حفاظت کررہے ہیں، ایسے میں ہماری ذمہ داری ہیکہ ہم اہل فلسطین کی مدد کریں، ان کے حق میں دعائیں کریں کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار اور طاقت ہے، قنوت نازلہ کا اہتمام کریں، علماء و ائمہ اپنی تقریر و تحریر میں ارض فلسطین کو موضوع سخن بنائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے پاس اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا ایک مؤثر ہتھیار اسرائیلی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہے، اس وقت دنیا بھر میں اسرائیلی کمپنیاں پھیلی ہوئی ہیں، جن کی آمدنی سے قوت پاکر اسرائیل فلسطینیوں پر ظلم ڈھاتا ہے، اگر ساری دنیا کے مسلمان اسرائیلی مصنوعات کا استعمال ترک کردیں، تو اسرائیل زبردست معاشی بحران کا شکار ہوسکتا ہے، اور یہ اسرائیلی مصنوعات سے اعتراض کرنا اسرائیل کو فلسطین کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے لیے مجبور کرنے کا ایک مؤثر ہتھیار ہے، موجودہ دور میں مصنوعات کا بائیکاٹ نہایت موثر طریقہ کار ہے، جسے اپنا کر ہم دشمنان اسلام کو مجبور کرسکتے ہیں لیکن ہم مسلمانوں کی صورتحال انتہائی افسوسناک ہے، مسلمانوں کی اکثریت غفلت کا شکار ہے انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ روزمرہ کی اشیاء کس کمپنی کی ہیں، انہیں محض اپنی ضروریات کی تکمیل چاہیے حالانکہ جتنی اسرائیلی استعمالی اشیاء بازار میں عام ہیں ان کے متبادل بھی دستیاب ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء دانشوران اور مختلف تنظیموں کے کارکنان کے ذریعے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی باقاعدہ مہم چلائی جائے، اور اگر ہم مسجد اقصیٰ سے عقیدت رکھتے ہیں اور فلسطین وغزہ کے ساتھ کھڑے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اسرائیلی مصنوعات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔ قابل ذکر ہیکہ یہ عظیم الشان "تحفظ القدس کانفرنس" کی مرکز تحفظ اسلام ہند کے ڈائریکٹر محمد فرقان کی نگرانی اور نظامت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز مرکز کے آرگنائزر حافظ محمد حیات خان کی تلاوت اور رکن شوریٰ قاری محمد عمران کے نعتیہ کلام سے ہوا۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد ارشد علی صاحب قاسمی مدظلہ نے مرکز تحفظ اسلام ہند کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا۔ اختتام سے قبل مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان نے صدر اجلاس اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور صدر اجلاس حضرت مولانا محمد ارشد علی قاسمی صاحب مدظلہ کی دعا سے یہ عظیم الشان "تحفظ القدس کانفرنس" کی یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

شاعری کو مصنوعی رنگ آمیزی سے زیادہ حقیقی جذبے موثر بناتے ہیں

سینیئر شاعر حسان عمر احسن کے مجموعہ کلام کی رسم اجراء تقریب

حیدرآباد (راست) شاعری کا راست تعلق انسانی جذبات سے ہے ایک حساس شاعر کبھی بھی اپنے ماحول اور اپنے سماج سے نظریں نہیں چرا سکتا خاص طور سے اگر وہ شاعر ایک قانون داں بھی ہو اور منصفی کے منصب کی اہمیت کو سمجھتا ہو ایک ایسے ہی صاحب نظر شاعر ہیں حسان عمر احسن قادری، جن کی غزلوں اور نظموں کے جمالیاتی کینوس پر عصری منظر ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے، ان خیالات کا اظہار ممتاز کہنہ مشق شاعر و ادیب ڈاکٹر محسن جلگانوی نے اتوار 19 نومبر کی شب اردو مسکن خلوت حیدرآباد میں منعقدہ ممتاز سینیر شاعر ایڈوکیٹ حسان عمر قادری احسن کے چوتھے مجموعہ کلام" ابرنو بہار" کی رسم اجراء تقریب میں اپنے صدارتی خطاب کے دوران کیا، نامور شاعر، ادیب، نقاد اور صحافی جناب سردار سلیم نے کتاب کی رسم اجراء انجام دیتے ہوئے کہا کہ شاعری ہمیشہ تغیر پسندی کے سہارے ترقی کرتی ہے کیونکہ تغیر ہی زندہ رہتا ہے، غم جاناں اور غم دوراں کی ہم آہنگی سے حسان عمر احسن نے رومانی اور انقلابی اسلوب کو یکسو کرکے شاعری کے حسن کو نکھارا ہے، مخدوم ایوارڈ یافتہ ممتاز شاعر ڈاکٹر فاروق شکیل نے جامع مضمون پیش کرتے ہوئے کہا کہ مشق و مزاولت کے دشوار گذار راستوں پر تخلیقی سفر کرنا سب کے بس کی بات نہیں، حسان عمر احسن اپنے وجدان کے ذریعے اس مشکل راستے پر آسانی سے چلے اور ایک کامیاب شاعر کی حیثیت سے ادبی دنیا میں اپنے لئے جگہ بنائی، ڈاکٹر جاوید کمال نے شگفتہ اسلوب میں مضمون سنایا اور صاحب کتاب کے منتخب اشعار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ فن پارے دل پر اثر کرتے ہیں، انھوں نے اقبال اور دیگر متقدمین کے اشعار کا اور نظموں کا حوالہ بھی دیا جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے، شاعر و صحافی محبوب خان اصغر نے اپنے مضمون میں یہ اظہار کیا کہ حسان عمر احسن جدت پسند شاعر ہونے کے باوجود روایات کی جڑوں سے جڑے ہوئے ہیں اور اپنے جذبات و احساسات کو بڑی خوبصورتی اور سچائی کے ساتھ اشعار کے قالب میں ڈھالتے ہیں، انھوں نے مزید کہا کہ شاعری میں مصنوعی رنگ آمیزی سے زیادہ حقیقی جذبوں کی کارفرمائی ضروری ہے اور یہ خوبی احسن کی شاعری میں پائی جاتی ہے، قاری انیس احمد کی تلاوت اور ثنا خوانی سے ادبی اجلاس کا آغاز ہوا، جناب افضل عارفی نے افتتاحی کلمات پیش کرتے ہوئے حسان عمر احسن کے شخصی محاسن پر روشنی ڈالی، نورالدین امیر نے منظوم تہنیت پیش کی جسے بہت پسند کیا گیا، ممتاز مزاحیہ شاعر لطیف الدین لطیف نے موثر انداز میں خوش اسلوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے، انجمن فیضان اردو کی جانب سے تمام مہمانوں کی گلپوشی و شال پوشی کی گئی، حسان عمر احسن نے سلجھے ہوئے سنجیدہ انداز میں اپنے تخلیقی سفر کی روداد بیان کی اور دانشوران ادب کو خراج پیش کیا، آخر میں سردار سلیم کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا، شکیل حیدر نے نظامت کے فرائض انجام دیئے، صدر مشاعرہ کے بشمول، ڈاکٹر محسن جلگانوی، ڈاکٹر فاروق شکیل، حسان عمر احسن، قاضی فاروق عارفی، ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری، محبوب خان اصغر، نورالدین امیر، افضل عارفی، وحید پاشاہ قادری، لطیف الدین لطیف، ڈاکٹر معین امر بمبو، ظفر فاروقی، قاری انیس احمد قادری، سراج یعقوبی، سلیمان عبدالقدیر صدیقی اعتبار، شکیل حیدر نے اپنے کلام سے نوازا، آخر میں شکریہ کے ساتھ اس خوشگوار اور کامیاب پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

مخطوطات ہماری علمی و ادبی میراث: سید عین الحسن

اردو یونیورسٹی میں مخطوطہ شناسی پر ورکشاپ کا انعقاد

حیدرآباد، 20 نومبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبہ فارسی و مطالعات وسط ایشیاء کے زیر اہتمام نوانٹرنیشنل مینکرو فلم سنٹر اور اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ، حکومت تلنگانہ کے اشتراک سے "مخطوطہ شناسی شرقیہ" کے زیر عنوان ایک سہ روزہ ورکشاپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کا افتتاحی اجلاس 15 نومبر کو کانفرنس ہال، اسکول آف لینگویجس میں منعقد ہوا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ شہر حیدرآباد مخطوطات کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ مخطوطات ہماری علمی، ادبی، تہذیبی، ثقافتی اور تاریخی میراث ہیں۔ ان کا تحفظ ہمارا علمی فریضہ ہے۔ یہ ورکشاپ اسی کی ایک کڑی ہے۔ ایرانی فنون لطیفہ کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان میں سے ایک خطاطی و خوشنویسی ہے جس میں اہل ایران نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز محمد الیاس خان متعلم پی ایچ ڈی فارسی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں صدر شعبہ فارسی و کنوینر ورکشاپ نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول آف لینگویجس نے ورکشاپ کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ آقائی علی اکبر نیرومند، ریجنل ڈائرکٹر، نور انٹرنیشنل مائکروفلم و مہمان اعزازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نور انٹرنیشنل فلم سنٹر نے اب تک پندرہ لاکھ مخطوطات کو ڈیجیٹلائز کرتے ہوئے انہیں نئی زندگی دی ہے اور انہیں آنے والے تقریباً 200 برسوں تک کے لیے مورد استفادہ بنایا ہے اور یہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ ایران سے تشریف لائے استاد معروف مخطوطہ شناس، ماہر خط شکستہ و خط سیاق آقائی دکتر اسداللہ عبدلی آشتیانی، پروفیسر نسیم الدین فریس، ماہر دکنیات و سابق ڈین اسکول آف لینگویجس، ڈاکٹر عبدالغنی اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے بھی مخاطب کیا۔ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسیٹ پروفیسر شعبہ فارسی و مطالعات وسط ایشیا نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔ ڈاکٹر قیصر احمد، اسوسیٹ پروفیسر نے نظامت کے فرائض انجام دئیے۔ 16 نومبر کو مخطوطہ کے مختلف اقسام، خطوط کی شناخت' خط شکستہ اور خط سیاق جو کہ عام طور پر تاریخ، فرامین، دستاویزات، بیع نامے کی مشق کرائی گئی۔ اُس دن تین مخطوطے Decipher کیے گئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں طلبہ کے جوش و خروش اور موضوع سے متعلق غیر معمولی دلچسپی کو دیکھ کر کہا کہ آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سے سیکھا ہے اس کو بروے کار لائیں ہم آئندہ بھی اس طرح کے پروگرامس منعقد کریں گے۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر سارا او، ڈائرکٹر اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حکومت تلنگانہ نے اپنے خطاب میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے یہاں جو کچھ سیکھا ہے وہ آپ کے سفر کا آغاز ہے۔ اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری میں سینکڑوں فارسی، عربی اور اردو کے مخطوطے آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈائرکٹر، ورکشاپ نے رپورٹ پیش کی۔ طلبہ نے ورکشاپ سے متعلق اپنے تاثرات پیش کیے۔ ورکشاپ کے تمام اساتذہ نے بھی مخاطب کیا۔ ڈاکٹر ایم ڈی رضوان، اسٹنٹ پروفیسر نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور ہدیہ تشکر پیش کیا۔ ورکشاپ کے لیے 150 طلبہ نے درخواستیں دی تھی جس میں 53 منتخب کیے گئے۔ طلبہ کو سرٹیفکیٹ بھی دیے گئے۔

فلسطین اور اہلِ فلسطین کے لئے دعائیہ مجلس وخطاب عام

جلگاؤں (شیخ زیان احمد) مشرق وسطی میں جاری صیہونی جارحیت سارے عالم پر عیاں ہے۔ اور یہ بھی کہ اب فلسطین و اہل غزہ کے حق میں مسلم (کہلانے والے) ممالک کا کیا رویہ کتنا سرد و لاحاصل ہے؟ لیکن پھر بھی قوم مسلم اپنے رب اور اس کی مدد سے مایوس نہیں بلکہ پرعزم ہے۔ اللہ کی رحمت اور مدد کا سہارا ہمارے لیے کافی ہے۔ اسی ضمن میں مجتبی فاروق صاحب نے اہل فلسطین سے اظہار یکجہتی بابت خطاب کیا۔ نیز اہل غزہ و فلسطین کے لئے دعائیہ مجلس کا بھی اہتمام مسجد نور، کاٹیا فائل، جلگاؤں میں بعد نماز مغرب کیا گیا۔ دعا جماعت اسلامی ہند کے جلگاؤں ضلعی ناظم سہیل امیر نے کی۔ مجلس میں کثیر تعداد میں اہالیان جلگاؤں موجود تھے۔

آج معاشرے کو رسومات سے پاک عبادات کی ضرورت ہے

ڈاکٹر حسین قاضی کی راحتِ جاں کے عقد کی محفل میں مفتی محمد اخلاق لامبے کا اظہار خیال

شرنگارتلی: (تبریز شمسی) گزشتہ دنوں رتنا گیری، تعلقہ گوہاگر کے نہایت خوبصورت شہر شرنگارتلی کی معروف علمی وسماجی شخصیت ڈاکٹر حسین قاضی کی دختر مرضیہ قاضی کا عقد مسنون عمل میں آیا۔ قبل از نکاح دلہن کے مکان پر مہمانان کے طعام کا اہتمام کیا گیا بعد ازیں شہر کے علماء ومقتیان کرام نے اس تقریب کی کمان سمبھالی جس میں اسٹیج پر تقریبا 20 سے زائد علماء جلوہ افروز تھے۔ ان تمام کا شال دے کر استقبال کیا گیا۔ علاقہ کے رفاہی وفلاحی سرگرمیوں کا فعال نام محترم مفتی محمد اخلاق لامبے صاحب نے اس تقریب کی صدارت فرمائی۔ موصوف نے جمیع حضرات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نکاح ایک عظیم عبادت ہے اور جس کی مذہب اسلام میں بڑی فضیلت ہے لیکن افسوس کم علمی کی بناء پر امت نے عبادات میں رسومات اور من گھڑت باتوں کو ڈال کر آسان عبادات کو مشکل بنا دیا ہے جس کے چلتے عبادات ادا کرنا بھی مشکل ہو چکا۔ آج ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں عبادات کو رسومات سے پاک کریں، دین آسان ہے اسے آسان ہی رہنے دینے کی ضرورت ہے۔ تقریب کی تلاوت کلام پاک سے جماعت ہشتم کے طالب علم علقمہ (دلہن کے چچازاد بھائی) اور نجش قاضی (دلہن کے بھائی) نے پیش کی اس کے بعد عائشہ مولانا سرفراز گھارے (جماعت ہفتم) نے حمد پاک پیش کر کے محفل کو مزید معطر کیا۔ جماعت دہم کے طالب علم اسجد نے نعت پاک پیش کیے۔ یہاں موجود جمیع احباب نے انعامی رقومات سے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ڈاکٹر چندرکانت موکل (سابق ایم ایل اے داپولی) نے خاص شرکت کر اہل خانہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے حاضرین کو تعلیم کی جانب رغبت دلائی۔ اسی طرح حذیفہ ٹھا کر جن کو حال ہی میں گو انیشنل گیمس میں کراٹے مقابلہ میں تیسرا نمبر حاصل ہونے پر حذیفہ کا ایک شال اور گل دے کر بہ دست حسین قاضی استقبال کیا گیا۔ پروگرام کی غرض وغایت صابر میاں صالح نے پیش کیں۔ چپلون مرکز کے امام وخطیب حضرت مولانا معظم گھارے نے دعا فرمائی۔ تقریب کی نظامت اور اظہار تشکر مولانا مفتی محمد مدثر مقادم نے پیش کیے۔ دلہن کے عقد مسنون کا خطبہ 13 سالہ بھائی نجش قاضی نے پڑھا جو 21 پاروں کے حافظ اور جماعت ہشتم سیمی انگریزی کے طالب علم ہے۔ یہ عمل رتنا گیری ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے مشعل راہ بنا۔

افغانستان میں آئین سازی پر کام جاری ہے۔ مجاہد

کابل۔ 20 رنومبر۔ ایم این این۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ آئین کی تشکیل پر کام جاری ہے۔ تاہم انہوں نے زور دے کر کہا کہ گورننس اور شہریوں کی معاشی حالت میں بہتری کے بعد آئین کی تشکیل کے لیے زمین ہموار ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ " کچھ ترجیحات ہیں جو ہمیں اس وقت تک کرنے کی ضرورت ہے جب تک کہ ہم اس مرحلے تک نہ پہنچ جائیں جہاں آئین کے لیے بنیادیں ہموار ہوں۔ دریں اثنا، جنیوا میں بعض افغان قانونی تجزیہ کاروں نے ایک میٹنگ میں افغانستان میں ایک آئین کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ " 2004 کا آئین ایک جائز اور مقبول عمل کے ذریعے تیار کیا گیا تھا۔" انہوں نے ملک میں آئین کی عدم موجودگی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ایک قانونی تجزیہ کار، نصرت اللہ رحیمی نبیل نے کہا" ،ایک نئے آئین کا مسودہ اور یہاں تک کہ انسانی حقوق کے گروپوں کے ساتھ کام کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی آئین نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کسی ملک کی کوئی ملکی اور خارجہ پالیسی نہیں ہے۔ لوگوں کے بنیادی حقوق کو یقینی نہیں بنایا گیا ہے اور حکومت کی نوعیت واضح نہیں ہے۔ قبل ازیں مجاہد نے کہا کہ آئین کی تکمیل اور کونسل کی تشکیل کے بعد امارت اسلامیہ کی باضابطہ کابینہ کا بھی اعلان کیا جائے گا۔

پروفیسر ابوذر عثمانی مرحوم کو" کاروان ادب" کا خراج عقیدت

حاجی پور-(نمائندہ)" کاروان ادب"، حاجی پور کے صدر مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی اور جنرل سیکریٹری انوارالحسن وسطوی نے پروفیسر ابوذر عثمانی کے انتقال پر اپنے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پروفیسر ابوذر عثمانی اردو شعر و ادب کے نامور ادیب و ناقد اور اردو تحریک کے مضبوط قافلہ سالار تھے-انہوں نے متحدہ بہار میں الحاج غلام سرور اور پھر پروفیسر عبدالمغنی کے شانہ بشانہ رہ کر بہار کی اردو تحریک میں سرگرم حصہ لیا تھا-بہار میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دلانے کی تحریک میں بھی وہ سرگرم رہے تھے-بہار سے جھارکھنڈ کی علیحدگی کے بعد وہ یہاں اردو تحریک کے واحد مضبوط ستون تھے-انہوں نے جھارکھنڈ کی حکومتوں کو ہمیشہ اردو کے مسائل سے گوش گذار کرانے کی کوشش کی اور جھارکھنڈ میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دلانے کے لیے کوشاں رہے، لیکن یہاں متحرک افراد کے فقدان کے سبب انہیں یہ کامیابی نہیں مل سکی-پروفیسر ابوذر عثمانی کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے-تنقید پر ان کی گہری نظر تھی- وہ بہت مخلص، نیک، بے ریا اور منجامرنج شخصیت کے مالک تھے-انوارالحسن وسطوی نے متحدہ بہار کی انجمن ترقی اردو میں پروفیسر موصوف سے ہوتی رہی اپنی ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موصوف انجمن ترقی اردو بہار کے گرچہ نائب صدر تھے لیکن صدر انجمن پروفیسر عبدالمغنی صاحب ان کی بے حد قدر کرتے تھے اور ان کی تجویزوں سے اتفاق کرتے تھے- پروفیسر ابوذر عثمانی صاحب جھارکھنڈ کے قیام کے بعد اس ریاست کی انجمن ترقی اردو کے صدر کے عہدے پر فائز رہے اور تاحیات یہاں اردو کی شمع کو روشن کیے رہے-مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی اور انوارالحسن وسطوی نے اپنے مشترکہ بیان میں پروفیسر ابوذر عثمانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالی انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-آمین

پاکستان میں سکھوں کے جذبات ایک بار پھر مجروح ہوئے

گوردوارہ کرتارپور صاحب میں سکھ مریادہ کی توہین

لاہور۔ 20 رنومبر۔ ایم این این۔ واقعات کے ایک مایوس کن موڑ میں، پاکستان میں گوردوارہ کرتارپور صاحب ایک بار پھر تنازعہ کے مرکز میں ہے، جس پر سکھ 'رہت مریادہ' کی خلاف ورزی کرنے اور سکھ برادری میں پریشانی پیدا کرنے کا الزام ہے۔ حالیہ واقعہ میں ضلع نارووال میں معزز گردوارہ کے قریب پاکستان کے پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کی انتظامیہ کے زیر اہتمام گانے اور رقص کے ساتھ مبینہ پارٹی شامل ہے۔ تنازعہ 2021 میں اسی طرح کے ایک واقعے کی بازگشت سنتا ہے جب گوردوارہ کمپلیکس کے اندر ایک پاکستانی ماڈل کی ننگے سر تصاویر نے سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر تنقید کو جنم دیا۔ بعد ازاں ماڈل نے معافی مانگتے ہوئے اپنے اکاؤنٹ سے متنازعہ تصاویر ہٹا دیں۔ اس بار، توجہ ایک ویڈیو پر ہے جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے، جس میں 18 نومبر کو پی ایم یو آفس کے قریب گانے اور رقص کے ساتھ ایک پارٹی دکھائی گئی ہے۔ ویڈیو میں ایک خاتون کو گاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اس کے ساتھ رقص کرنے والے شرکاء کے ساتھ، سامعین کی پہلی قطار میں ایک سکھ شخص دکھائی دے رہا ہے۔ اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر ہرجیندر سنگھ دھامی اور دہلی سکھ گوردوارہ مینجمنٹ کمیٹی کے صدر ہرمیت سنگھ کالکا نے ویڈیو اور اس کے ممکنہ اثرات کا نوٹس لیا ہے۔ ایس جی پی سی کے صدر دھامی نے زور دے کر کہا کہ اگر یہ واقعہ گوردوارہ کرتارپور صاحب احاطے کے اندر پیش آیا تو یہ 'مریادہ' اور سکھوں کے جذبات کی خلاف ورزی ہوگی، خاص طور پر اس جگہ پر جہاں گرونانک دیو سے بہت قریب ہے۔ دھامی نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا،" حکام کو اس قسم کی حرکت میں ملوث ہونے سے گریز کرنا چاہیے تھا کیونکہ اس سے عالمی سکھ برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ ڈی ایس جی ایم سی کے ترجمان منجیت سنگھ بھوما نے منتظمین سے عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ تقریب پی ایم یو دفتر کے قریب ہوئی، جو کہ گردوارہ کرتارپور کمپلیکس کا ایک لازمی حصہ ہے۔ معافی مانگنے کا مطالبہ اس سنجیدگی کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ساتھ سکھ تنظیمیں کسی بھی ایسی حرکت کو دیکھتی ہیں جس سے مذہبی مقام کے تقدس کو پامال کیا جاسکے۔ اس واقعے نے سکھ رہت مریادہ اور مذہبی مقامات کے ذمہ دار انتظام پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت کے بارے میں خدشات کو پھر سے جنم دیا ہے۔ گوردوارہ کرتارپور صاحب دنیا بھر کے سکھوں کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، اور کسی بھی طرح کی بے عزتی سکھ برادری کی طرف سے سخت ردعمل کا باعث بنتی ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر کے دورے سے ہندوستان۔ برطانیہ تعلقات کو نئی تحریک ملی

نئی دلی۔ 20 رنومبر۔ ایم این این۔ یہ دورہ ہندوستان۔ برطانیہ جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ اور پرجوش روڈ میپ 2030 میں اہم پیش رفت کے پس منظر میں بھی سامنے آیا۔ ایک سفارتی پیش رفت میں جو تاریخی گونج کے ساتھ گونجتا ہے، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنے حالیہ دورہ برطانیہ کا اختتام کیا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان پائیدار تعلقات کو مضبوط کیا گیا۔ اس دورے نے نہ صرف دوطرفہ تعاون کو ایک نئی تحریک فراہم کی بلکہ ہندوستان- برطانیہ جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ اور مہتواکانکشی روڈ میپ 2030 میں اہم پیش رفت کے پس منظر میں بھی سامنے آیا۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے حالیہ دورہ برطانیہ نے دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ تاریخی تعلقات کو مزید مستحکم کیا اور ہندوستان- برطانیہ جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ پر پیشرفت کے پس منظر میں مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو ایک نئی تحریک فراہم کی۔ جے شنکر نے 11 سے 15 نومبر تک برطانیہ کا سرکاری دورہ کیا۔ وزیر خارجہ نے برطانوی وزیر اعظم رشی سنک سے ملاقات کی، اور اپنے نئے ہم منصب، خارجہ سکریٹری ڈیوڈ کیمرون سے بات چیت کی۔ انہوں نے سکریٹری آف سٹیٹ فار ہوم جیمز کلیورلی سے بھی ملاقات کی۔ وزیر اعظم کے ساتھ اپنی ملاقات میں، وزیر خارجہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے دیوالی کی مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم سنک اور وزیر خارجہ نے عصری چیلنجوں سے نمٹنے کے ایک اہم عنصر کے طور پر ہندوستان برطانیہ تعلقات کو بڑھانے میں مثبت رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے روڈ میپ 2030 کے نفاذ کا بھی جائزہ لیا اور ہندوستان- برطانیہ آزاد تجارتی معاہدے کے لیے جاری مذاکرات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ نے اپنے دفتر میں پہلے دن سکریٹری خارجہ کیمرون سے ملاقات کی اور انہیں ان کی تقرری پر مبارکباد دی۔ انہوں نے سیاسی، اقتصادی اور تجارتی، دفاعی اور سلامتی، سائنس اور ٹیکنالوجی، اختراع، صحت، تعلیم، عوام سے عوام کے رابطوں اور نقل وحرکت میں تعاون سے لے کر راہوں میں ہندوستان- برطانیہ کی شراکت داری کی مکمل صلاحیت کو حاصل کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ہند- بحرالکاہل، مغربی ایشیا کی صورتحال اور روس یوکرین تنازع سمیت اہم عالمی پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ہوم سکریٹری کلیورلی کے ساتھ، وزیر خارجہ نے دوطرفہ تعاون کی ترقی میں مہارت اور ہنر میں نقل وحرکت کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا، اور انتہاپسندی، سرحد پار جرائم بشمول اقتصادی جرائم اور اسمگلنگ سے نمٹنے کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کیا۔

یوروپین یونین کے ایلچی نے ہندوستان کے ساتھ تعلقات کی رفتار کی سراہنا کی

نئی دلی۔ 20 رنومبر۔ ایم این این۔ یوروپی یونین کے سفیر برائے ہندوستان ہیروڈیلفن نے جمعرات کو اس بات پر زور دیا کہ پچھلے کچھ سالوں میں یوروپین یونین۔ انڈیا تعلقات میں زبردست رفتار" آئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سمارٹ شہروں کی ترقی میں سرمایہ کاری بھی دوطرفہ تعلقات کے لیے ایک اچھی سرمایہ کاری ہے۔ ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہم نے جو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ یورپی یونین۔ انڈیا تعلقات میں بہت زیادہ رفتار ہے جو پچھلے سالوں میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی جی ڈی پی کا 65 فیصد اضافہ شہری مراکز میں مرکوز ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ جیسے جیسے ہم اپنے تعلقات کو بڑھاتے اور ترقی دیتے ہیں، سمارٹ شہروں کی ترقی میں سرمایہ کاری بھی دوطرفہ تعلقات کے لیے ایک اچھی سرمایہ کاری ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس شعبے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوروپین یونین۔ انڈیا تعلقات عروج پر ہے جو ہندوستانی سمارٹ شہروں کو ترقی دینے اور زیادہ پائیدار بننے کے قابل بنانے کے لئے فنڈن کے لحاظ سے دوگنا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور یورپ کی شراکت داری شہری جگہوں پر بہت زیادہ مرکوز ہے۔ ہم ترقی میں سالوں سے سرمایہ کاری کررہے ہیں...... ہم فنڈنگ کے لحاظ سے دوگنا ہو رہے ہیں۔ ہم 200 ملین قرضے اور 12 ملین تکنیکی امداد دے رہے ہیں تاکہ ہندوستانی سمارٹ شہروں کو ترقی دینے اور زیادہ پائیدار بننے کے قابل بنایا جاسکے مزید یہ بتاتے ہوئے کہ شہری جگہوں میں" مادہ وقت سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

حضرت شیخ ضیاء الحسن رح اور حضرت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قل شریف منعقد

بارہ بنکی (ابوشحمہ انصاری) تمام مذاہب اور ذاتوں کے لوگ آپس میں بھائی ہیں۔ ہر شخص کی ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کا تعاون کرے اور ان کے مسائل میں ایک دوسرے کی مدد کرے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شیخ حسام الدین رح کے آستانہ مبارک پر سجادہ نشین شیخ کاشف ضیاء نے حضرت شیخ ضیاء الحسن رح اور حضرت شیخ حسام الدین رح کے قل شریف کے موقع پر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب کو اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارنی چاہئے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ اور اہل بیت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ معلوم ہوا کہ درگاہ حضرت شیخ مخدوم حسام الدین رح کے عرس مبارک کے موقع پر حضرت شیخ ضیاء الحسن اور حضرت شیخ حسام الدین رح کا قل شریف کا آغاز حافظ محمد شکیل کے ذریعے تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا-قل شریف کی رسم کے بعد درگاہ کے سجادہ نشین شیخ کاشف ضیاء نے دعا اور سلام پیش کیا۔ دعا و سلام کے بعد شیرینی اور تبرک تقسیم کیا گیا۔ عرس قل کے موقع پر زائرین اور عقیدت مندوں نے درگاہ پر چادر چڑھانے کی رسم ادا کی اور دعائیں مانگیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

ضلع کے تمام جانوروں، مویشیوں کی منڈی بھرنا گاڑی اور جانوروں کی دوڑ کے لیے مشروط اجازت

پربھنی: مہاراشٹر کی ریاست اور ضلع میں جلد کی بیماری کے پھیلنے کے پیش نظر، ضلع کو کنٹرولڈ ایریا قرار دیا گیا ہے۔ بوائین پرجاتیوں کے تمام بوائین جانوروں کو کنٹرولڈ ایریا کے اندر یا باہر لے جانے کے لیے، جانوروں کا فضلہ، گھاس یا دیگر مواد، لاشیں، کھالیں یا متاثرہ جانوروں کے کسی دوسرے حصے کو کنٹرولڈ ایریا سے باہر لے جانا، جانوروں کی منڈیوں، جانوروں کی دوڑیں جانوروں کے میلوں، جانوروں کی نمائشوں پر پابندی تھی۔ لیکن کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے ڈی۔ مشروط اجازت مورخہ 17 نومبر 2023 کے حکم کے ذریعے دی گئی ہے۔ ریاست میں مویشیوں کی انٹرا ڈسٹرکٹ نقل وحرکت کو مشروط طور پر منظور کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، ضلع میں Skin Lumpy بیماری کا جائزہ لینے کے بعد، ضلع مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جانوروں کی کسی بھی منڈی کا انعقاد کرے اور کنٹرول والے علاقے میں جانوروں کی دوڑ کی اجازت دے سکے۔ جانوروں کے ایکٹ 2009 اور مہاراشٹر کے نوٹیفکیشن کے مطابق روک تھام اور کنٹرول کے انفیکشن اور مواصلاتی بیماریوں کے مطابق۔ 17 جون، 2022، کلکٹر کو دی گئی اتھارٹی کے مطابق، ضلع میں گائے کے مویشیوں کی جلد کی بیماری کے پھیلنے کے پیش نظر، ضلع میں کسی بھی جانور کی منڈی کے ساتھ ساتھ ضلع کے اندر مویشیوں کی نقل وحرکت اور جانوروں کی نسلوں کی تنظیم کی منظوری دی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ مشروط۔ اس میں، مرکزی حکومت کے رہنما خطوط کے مطابق، ضلع کے اندر لے جانے والے مویشیوں کو 28 دن سے پہلے گانٹھ کی جلد کی بیماری کے خلاف ٹیکہ لگانا ضروری ہے۔ لے جانے والے مویشیوں کی شناخت کے لیے کان کا ٹیگ اور ٹیگ نمبر اور ENAF پورٹ پر رجسٹریشن لازمی ہوگی۔ حکومت کے محکمہ حیوانات یا ضلع پریشد کے لائیو سٹاک ڈیولپمنٹ ا؟ فیسر گروپ - اے کے رینک سے نیچے کے افسر کو غیر متاثرہ علاقوں سے مویشیوں کی نقل وحرکت کے لیے ضروری صحت سٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے مجاز اتھارٹی کے طور پر اختیار دیا جا رہا ہے۔ مویشیوں کی نقل وحمل کے دوران، اینمل ٹرانسپورٹ ایکٹ، 2009 کے رول نمبر 47 کے تحت ہیلتھ سٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ ہیلتھ سٹیفکیٹ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہوگا۔ ضلع میں جانوروں کی منڈیوں (کرشی اپتنا بازار سمیتی، گرام پنچایتیں/علاقے) کو ٹیگنگ اور بیماریوں سے بچاو کی ویکسینیشن کو یقینی بنائے بغیر خرید وفروخت کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ضلع میں جانوروں کی ریس منعقد کرنے سے پہلے جانوروں کو Lumpy بیماری سے بچاو کے ٹیکے لگائے جائیں۔ ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے محکمہ پولس، لوکل سیلف گورنمنٹ، سب ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر، ضلع ڈپٹی رجسٹرار، اسسٹنٹ انسٹی ٹیوشنز اور تمام انتظامی محکموں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ضلع کے محکمہ حیوانات کی ہدایات کے مطابق اس حکم کو سختی سے نافذ کریں۔ (News No 630)

ساہتیہ رتن انا بھاو ساٹھے ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعے ناندیڑ میں روزگار اور خود روزگار میلے کی تنظیم

پربھنی: ناندیڑ میں ساہتیہ رتن انا بھاو ساٹھے ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے تحت نافذ کی گئی مختلف اسکیموں کے فروغ اور پھیلاو کے لیے 24 نومبر 2023 کو صبح 11.00 بجے کارپوریشن کی جانب سے ماتنگ اور اسی طرح کی 12 ذیلی ذاتوں سے تعلق رکھنے والے قبائلوں کے اراکین کے لیے ایک روزگار اور خود روزگار میٹنگ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ناندیڑ اور پربھنی ضلع کے ماتنگ اور اسی طرح کی 12 ذیلی ذاتوں سے تعلق رکھنے والے سوسائٹی کے ممبروں کے لیے کارپوریشن کی طرف سے لاگو کی گئی مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ سماج کے تمام شہریوں کو اس کی ترویج واشاعت کی جا سکے۔ ساہتیہ رتن انا بھاو ساٹھے وکاس مہامنڈل (لمیٹیڈ) ممبئی کے جنرل منیجر اور منیجنگ ڈائریکٹر ماتنگ سماج کی رہنمائی کے لیے موجود رہیں گے۔ اس کے علاوہ، کمیونٹی کے کارکنوں، کامیاب کاروباری افراد، کارپوریشن کی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں، ایوارڈ یافتہ معززین اور نامور افراد کو مدعو کیا گیا ہے۔ ساہتیہ رتنا نا بھاو ساٹھے ڈیولپمنٹ کارپوریشن (لمیٹیڈ کے ضلع منیجر پوار نے عوام سے شرکت کی اپیل کی ہے۔ (News No 631)

پربھنی تعلقہ میں نئے ووٹروں کے اندراج کے لیے کیمپ کا انعقاد

پربھنی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے تاریخ 01 جنوری 2024 پر مبنی تصویر کے ساتھ انتخابی فہرست کے خصوصی مختصر نظر ثانی کے تحت دیئے گئے پروگرام کے مطابق، نئے ووٹرز، خواتین اور معذور افراد 27 اکتوبر 2023 تا تاریخ۔ 9 دسمبر 2023 کی مدت کے دوران بڑے پیمانے پر ناموں کے اندراج کے لیے ایک پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے۔ ووٹر لسٹ میں خواتین، معذور اور نئے ووٹرز بھی شامل ہیں۔ 18 نومبر 2023 اور 19 نومبر 2023 کو خصوصی کیمپ لگا کر نئے ووٹرز کو رجسٹر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ پربھنی تعلقہ میں 23 اکتوبر 2023 کو صبح 11.00 بجے ڈاکٹر ذاکر حسین اردو جونیئر کالج، ڈی ایڈ۔ کالج میں تحصیل ا؟فس، وومن کالج اور ڈاکٹر۔ ذاکر حسین اردو جونیئر کالج، ڈی ایڈ کالج مہیلا مہاودیالیہ کے اشتراک سے نئے ووٹر بیداری کیمپ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگراموں میں کل 85 نئے ووٹروں کے نام کے اندراج کی درخواستیں موصول ہوئیں اور تحصیل ا؟فس اور شیواجی کالج کے اشتراک سے 18 اگست 2023 کو شیواجی کالج میں ایک نیا ووٹر بیداری کیمپ پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس آگاہی کیمپ کے مطابق نئے ووٹروں کی کل 620 ا؟ن لائن درخواستیں اور 111 آف لائن درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ خواتین کے آگاہی کیمپ کی مناسبت سے۔ 18 نومبر 2023 کو پڈیلا پرائمری سکول صوبیدار نگر میں تحصیل آفس اور انسٹی ٹیوشن مینیجر خمیسہ غلام محمد اور پرنسپل خالد صد اور سماجی کارکن شیخ عمران اور دیگر ساتھی اساتذہ کے اشتراک سے خواتین کی آگاہی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں نئے ووٹروں کی کل 200 آن لائن اور آف لائن درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

نتیجہ ہمارے حق میں نہیں تھا لیکن مجھے اپنی ٹیم پر فخر ہے: روہت شرما

ہندوستانی کپتان روہت شرما نے اتوار کو ا؟ئی سی سی ورلڈ کپ خطابی میچ میں ا؟سٹریلیا کے ہاتھوں شکست کے بعد کہا کہ میچ کا نتیجہ ہمارے حق میں نہیں گیا لیکن انہیں اپنی ٹیم پر فخر ہے۔ روہت شرما نے کل نریندر مودی اسٹیڈیم میں کہا، 'نتیجہ ہمارے حق میں نہیں گیا لیکن مجھے اپنی ٹیم پر فخر ہے جس طرح ہم نے پورے ٹورنامنٹ میں کھیلا۔ ہم 20-30 رنز کی کمی سے رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب راہل اور وراٹ 25 اوور کے قریب بیٹنگ کر رہے تھے، تو ہم نے سوچا کہ اسکور 270 سے 280 تک ہوگا۔ ہم نے شروع میں تین وکٹیں لینے کے بعد اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا لیکن ہیڈ اور لابوشین نے میچ کو ہماری ٹیم سے چھین لیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچ انڈر لائٹس بعد میں بلے بازی کے لیے اچھی ہوگئی۔

تہواروں کے دنوں میں مسافروں کا ہجوم

محکمہ ریلوے کی خصوصی ٹرینیں چلانے میں لاپرواہی

ناندیڑ: 20/نومبر (ورق تازہ نیوز) محکمہ ریلوے نے دو اور خصوصی یک طرفہ ٹرینیں جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ٹرینیں دو دن سے پوری طرح چل رہی ہیں۔ تاہم، چونکہ یہ دونوں خصوصی ٹرینیں پونے۔ ممبئی کے روٹ پر نہیں چلیں گی، سوال یہ ہے کہ مسافروں کو کتنا فائدہ ہوگا۔ دیوالی کا تہوار ختم ہو چکا ہے اور مراٹھواڑہ کے تمام اضلاع سے واپسی کا سفر شروع ہوگیا ہے۔ خاص طور پر جو افراد پیر سے کام کی جگہ پر رجوع ہونے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، اس لیے ہفتہ اور اتوار دونوں کو ٹرینوں میں بھیڑ دیکھی گئی۔ ریلوے مسافروں کو تکلیف سے بچنے کے لیے انتظامیہ نے یک طرفہ روٹس پر مزید دو خصوصی ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حیدرآباد- بھگت کی کوٹھی اور گنٹور- جے پور دو ٹرینیں ایک ایک مرحلہ چلائیں گی۔ حیدرآباد- بھگت کی کوٹھی (07021) حیدرآباد سے 22 نومبر کو رات 50:9 بجے روانہ ہوگی۔ یہ ٹرین سکندرآباد، میڈچل، وڈیرام، کاماریڈی، نظام آباد، باسر، مدکھیڈ، ناندیڑ، پورنا، بسمت، ہنگولی، واشیم، اکولہ، شیگاؤں، ملکاپور، بھساول، جلگاؤں کے راستے چلے گی۔ اسی طرح گنٹور- جے پور ٹرین (07022) بھی 22 نومبر کو رات 9 بجے روانہ ہوگی اور وجئے واڑہ، کھمم، ورنگل، ناگپور، اٹارسی، بھوپال، سوجالا پور سے ہوتی ہوئی چلے گی۔ ٹرینوں میں مسافروں کے ہجوم کو مدنظر رکھتے ہوئے ان دونوں ٹرینوں کے خصوصی ٹرپس چلائے جا رہے ہیں۔ دراصل مراٹھواڑہ کے ناندیڑ اور دیگر ریلوے اسٹیشنوں سے سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد کو دیکھیں تو صرف پونے اور ممبئی جانے والی ٹرینیں میں ہی ہجوم نظر آرہا ہے۔ ہجوم اس لیے ان دونوں روٹس پر خصوصی ٹرینیں چلانے یا ٹرینوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ریلوے انتظامیہ نے اتوار کو خصوصی دوروں کو بڑھایا ہے، لیکن اس میں پونے اور ممبئی کی طرف چلنے والی ٹرینیں شامل نہیں ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ ان خصوصی ٹرینوں کے سفر سے اس خطے کے مسافروں کو کتنا فائدہ ہوگا۔

عبدالحمید کا انتقال
آج صبح گیارہ بجے تدفین

ناندیڑ: (راست) افسوس کیساتھ اطلاع دی جاتی ہیکہ عبدالحمید ولد عبدالحبیب صاحب انجینئر (نئی مسجد والے) کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ ان شاءاللہ کل بروز منگل صبح گیارہ بجے کربلا کے قبرستان میں ادا کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کریا اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ مرحوم عبدالحمید صاحب کا مکان محسن کالونی اکبر فنکشن ہال دیگلور ناکہ ناندیڑ میں ہے اور جلوس جنازہ یہاں سے نکلے گا اور کربلا میں ٹھیک گیارہ بجے نماز جنازہ ادا کی جائیگی۔ مرحوم ابوالمحاسن سرہائی اسکول ٹیچر مدینۃ العلوم بھوکر اور عامر سر کیندریہ ودیالیہ چیتنیہ نگر کے والد تھے۔

منی پور میں پھر تشدد، مسلح گروہ نے 2 افراد کا کیا قتل

منی پور میں ایک بار پھر تشدد کا واقعہ پیش آیا ہے۔ پیر کے روز کانگپوکپی میں نامعلوم مسلح گروہ نے دو لوگوں کا گولی مار کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد قبائلی اتحاد کمیٹی نے پورے کانگپوکپی ضلع میں 48 گھنٹے یعنی 2 دنوں کے لیے ایمرجنسی بند کا اعلان کر دیا ہے۔ دونوں مہلوکین کی شناخت تھانگ منلن ہینگشنگ اور ہین منلین ویفیئی کی شکل میں ہوئی ہے۔ پولیس کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق یہ حادثہ قبائل اکثریتی علاقہ کانگپوکپی ضلع کے کانگچپ میں پیش آیا۔

مہاراشٹر جل رہا ہے اور بی جے پی حکومت مزے کر رہی ہے: نانا پٹولے

خشک سالی سے نبرد آزما ہے لیکن مہایوتی حکومت مراٹھا- او بی سی کو لڑانے میں مصروف ہے

ممبئی: مہاراشٹر کے کسان خشک سالی کے بحران سے دوچار ہیں۔ خشک سالی اور مہنگائی کی وجہ سے کسانوں اور عام لوگوں کا جینا مشکل ہوگیا ہے۔ نوجوانوں کو روزگار نہیں مل رہا۔ ان وجوہات کی وجہ سے کسانوں، مزدوروں کے ساتھ ساتھ خواتین اور بے روزگار نوجوانوں کی خودکشی بڑھ رہی ہے، لیکن ریاست کی مہایوتی حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ حکومت جان بوجھ کر مراٹھا اور او بی سی کمیونٹی کے درمیان تنازعہ پیدا کر رہی ہے تاکہ لوگوں کی توجہ اصل مسئلے سے ہٹائی جا سکے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے ریاست کی مہایوتی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں بدامنی کے لیے ایک یا دو وزیر نہیں بلکہ پوری حکومت ذمہ دار ہے اور یہ حکومت مہاراشٹر میں مراٹھا اور او بی سی برادریوں کو آگ لگا کر مزہ کر رہی ہے۔ پیر کو تلک بھون میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے مزید کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو، پھلے اور امبیڈکر کی سوچ اور میراث رکھنے والی ریاست مہاراشٹر میں بدامنی پیدا کر کے اسے 'جلتا مہاراشٹر' بنا رہی ہے۔ مہایوتی حکومت میں شامل وزراء خود کہہ رہے ہیں کہ سماجی امن خراب ہوگا۔ وزراء کا یہ بیان تشویشناک ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر گورنر کو اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور دیویندر فڑنویس ریزرویشن تنازعہ کو بھڑکانے کے قصوروار ہیں۔ 2014 میں بی جے پی اور فڑنویس نے ریزرویشن کا وعدہ کر کے اقتدار حاصل کیا تھا، لیکن پچھلے 9 سالوں میں بی جے پی نے کسی بھی کمیونٹی کو ریزرویشن نہیں دیا، بلکہ ریزرویشن کے نام پر صرف سماج میں تفرقہ پیدا کیا ہے۔ پٹولے نے کہا کہ اگر کانگریس پارٹی ریاست اور مرکز میں اقتدار میں آتی ہے تو ہم یقینی طور پر ریزرویشن کے مسئلے کا حل تلاش کریں گے۔ ریزرویشن کے معاملے پر کانگریس پارٹی کا موقف واضح ہے۔ ہماری پارٹی کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی نے عوامی طور پر کہا ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری کرائی جائے گی اور 50 فیصد ریزرویشن کی حد کو ختم کیا جانا چاہیئے۔ پٹولے نے کہا کہ ریاست میں خشک سالی کی صورتحال سنگین ہے۔ کسانوں کو ابھی تک سرکاری مدد نہیں ملی ہے اور کسانوں کی دیوالی اندھیرے میں گزری ہے، جس کے لیے بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے، حکومت ان کی مدد کرنے کے بجائے صرف نعرے لگا رہی ہے، لیکن کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا، فصلوں کی خریداری کے لیے مراکز شروع کرنے کا اعلان کیا گیا، لیکن وہ بھی ابھی تک صرف کاغذوں پر ہے۔ حکومت مٹھی بھر تاجروں کے فائدے کے لیے خریداری مراکز شروع کرنے سے گریزاں ہے اور اس سے کسانوں کو بھاری نقصان ہو رہا ہے۔

حکومت آپ کے دروازے پر صرف ایک 'ڈرامہ' ہے

نانا پٹولے نے کہا کہ تین پارٹیوں کی مہایوتی حکومت کانگریس حکومت کے منصوبوں کو اپنی حکومت کے منصوبے بتا کر عمل میں لا رہی ہے۔ 'حکومت آپ کے دروازے پر' محض ایک ڈرامہ ہے، یہ عوام کے پیسے کا ضیاع ہے۔ ایک پروگرام پر تین سے چار کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں اور وہ رقم ڈسٹرکٹ پلاننگ کمیٹی کے فنڈز سے خرچ ہو رہی ہے۔ حکومت نے اس پروگرام کا ٹھیکہ تھانے کے ایک شخص کو دیا ہے۔ عوام کے پیسے کے اس ضیاع کو روکا جانا چاہیے۔

مودی جہاں بھی جاتے ہیں شکست مقدر ہو جاتی ہے

ون ڈے ورلڈ کپ کے فائنل میچ میں شکست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی ایونٹس کرانے اور اس کا کریڈٹ لینے کے ماہر ہیں۔ مودی اپنے نام دیئے گئے اسٹیڈیم میں فائنل میچ دیکھنے گئے اور ورلڈ کپ میں تمام میچ جیتنے والی ہندوستانی ٹیم فائنل میچ میں ہار گئی۔ اگر ہندوستانی ٹیم جیت جاتی تو مودی اور بی جے پی اس کا کریڈٹ ضرور لیتے۔ پٹولے نے طنزیہ انداز میں کہا کہ مودی جہاں جاتے ہیں شکست مقدر ہو جاتی ہے۔

اللہ کے راستے کے لیے انسان کا

کسی طرح کا عذر قابل قبول نہیں ہے: مفتی عمران

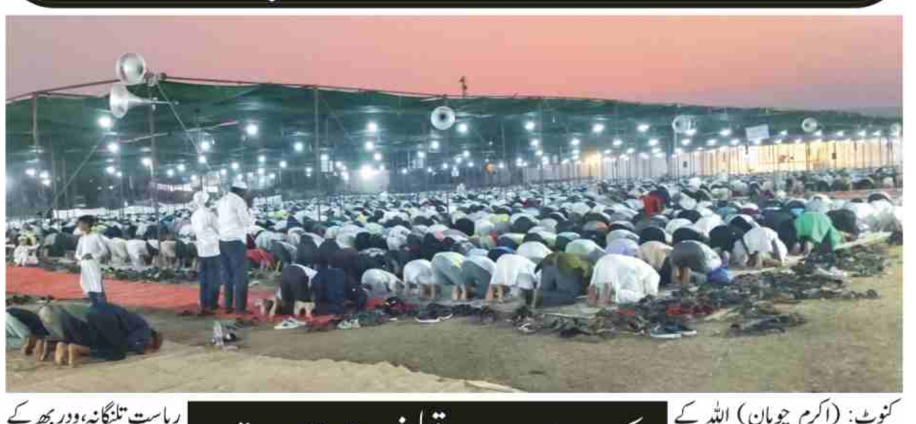

کنوٹ میں دو روزہ تبلیغی اجتماع کا اختتام

کنوٹ: (اکرم چوہان) اللہ کے راستے کے لیے انسان کا کسی طرح کا عذر قابل قبول نہیں ہے، صحابیوں نے دین کی خاطر نبی کی صحبت چھوڑی، صحابیوں نے اسی دین کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑا، بیوی بچے چھوڑے، کئی صحابیوں کی قبریں اپنی پیدائش مقام سے الگ مقام پر ہیں۔ اللہ کی دین کی محنت کی خاطر صحابہ نے پوری دنیا میں محنت کی اسلئے انکی قبریں الگ الگ مقامات پر ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مفتی عمران صاحب (جالنہ) نے کیا۔ وہ کنوٹ میں منعقد تین تحصیل کے دو روزہ تبلیغی اجتماع میں خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں اللہ کے راستے پر چلنے والوں کی زندگی کس طرح با برکت ہوتی ہے یہ بھی بتایا، بعد نمازِ مغرب حیرت انگیز دعا کے بعد تین تحصیل کے دو روزہ تبلیغی اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع میں ناندیڑ ضلع کی تینوں تحصیل حمایت نگر- ماہور - کنوٹ کے لوگوں کے علاوہ پڑوسی ریاست تلنگانہ، ودربھ کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔ اس اجتماع میں تقریباً دس سے بارہ ہزار لوگوں نے شرکت کی۔ 19-20 نومبر کو ہوئے اس تبلیغی اجتماع میں کافی لوگوں نے خوب محنت کی۔ وہیں ناندیڑ کے تبلیغی ذمّے داروں نے اس اجتماع میں اپنی خدمت انجام دیں، اس سے پہلے 2011 میں کنوٹ شہر میں اسی طرح کا ضلعی تبلیغی اجتماع کا انعقاد کیا گیا تھا جو کافی کامیاب رہا۔

اسرائیلی فوج نے الشفاء سے 1500 لاشیں اٹھالیں، کئی مریضوں کے زخموں میں کیڑے

غزہ: چند روز قبل غزہ کے الشفاء ہاسپٹل پر اسرائیلی فوج کے حملہ کو پوری دنیا میں غیر معمولی توجہ حاصل ہوئی۔ ہسپتال میں اسرائیلی فوج نے طاقت کا اندھا دھند استعمال کیا اور بیسیوں نہتے اور بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ الشفاء ہاسپٹل کے ایک ڈاکٹر رمیز رضوان نے بتایا کہ جب اسرائیلی فوج نے ہسپتال پر بمباری شروع کی تو وہ وہاں سے کسی محفوظ ٹھکانہ کی تلاش میں نکل گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہسپتال میں جو المیہ ان دنوں دیکھا اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ہر طرف بے بسی، موت اور زخموں سے کراہتے مریض اور چیخ پکار تھی۔ ڈاکٹر رمیز رضوان نے بتایا کہ ہسپتال کی حالت خوفناک ہو چکی تھی اور ہر طرف ظلم کا راج تھا۔ ایسے تباہ کن مناظر میں نے ہسپتال میں اپنے پورے کام کے دوران کبھی نہیں دیکھے۔ ہر طرف لوگوں کی چیخ وپکار تھی، آہ وبکاہ تھی، گلتی سڑتی لاشیں تھیں، بھوک اور پیاس سے نڈھال بچے، بوڑھے اور عورتیں تھیں اور ان کے سروں پر اسرائیلی فوج کی بمباری اور توپ خانے کی گولہ باری تھی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ زخمیوں کو پورے بستروں پر رکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ طبی سامان اور علاج کی کمی کے نتیجہ میں ان کی حالت بہت نازک تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ زخموں کے پاو؟ں میں بیکٹیریا ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے۔ زخموں سے "کیڑے" نکل رہے تھے اور ہسپتال میں زخمیوں کو دینے کے لیے درد کش دوا تک نہیں تھی۔

ہنگولی ضلع کے تین تعلقوں میں زلزلے کے جھٹکے

ہنگولی: 20/نومبر (ورق تازہ نیوز) 20 نومبر کو صبح 09:5 بجے ہنگولی ضلع کے تین تعلقہ بسمت، کلمنوری اور اونڈھا کے کئی گاؤں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ اس زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 3.5 تھی۔ 20 نومبر کی صبح 09:5 بجے بسمت تعلقہ کے پانگرا (شندے) میں، زیر زمین سے آواز آئی۔ اس وقت لوگ نیند سے گھبرا کر اٹھے اور سڑکوں پر آگئے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے واقعے کی تصدیق کی ہے۔ اس سے قبل 8 نومبر کو رات 12:04 کے درمیان زیر زمین سے ایک زوردار آواز سنائی دی تھی۔ اس بار بھی لوگ سڑکوں پر آگئے اور رات جاگ کر گزاری۔

حماس کے حملے پر اسرائیل کا ردعمل نوجوان مغربی خواتین کے قبول اسلام کے فیصلے کا محرک بنا

لندن: اسرائیل کی جانب سے سات اکتوبر کو غزہ پر حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کے تناظر میں نوجوان امریکی خواتین نہ صرف اسلام قبول کر رہی ہیں بلکہ مختصر ویڈیو شیئرنگ ایپ ٹک ٹاک پر پیغامات کی صورت میں تبدیلی مذہب اعلان بھی کر رہی ہیں۔ برطانوی اخبار ڈیلی آن لائن کی خبر کے مطابق حال ہی میں مذہب تبدیل کرنے والی ان نوجوان مغربی خواتین کا کہنا ہے کہ حماس کے حملے پر اسرائیل کا ردعمل ان کے قبول اسلام کے فیصلے کا محرک بنا۔ حماس نے 'طوفان الاقصی آپریشن' میں اسرائیل کو نشانہ بنایا تھا جس کے جواب میں اسرائیل نے طاقت کا بے دریغ استعمال شروع کیا جواب بھی جاری ہے۔ اخبار نے نوجوان خواتین کے حوالے سے کہا کہ انہیں اسرائیل کی غزہ پر جنگ کے بعد سے اسلام قبول کرنے کی ترغیب ملی ہے اور وہ ٹک ٹاک پر اپنی مذہبی بیداری کا اظہار کر رہی ہیں۔ اپنے تبدیلی مذہب کے سفر کو شیئر کرنے والوں میں ایلکس نامی ایک خاتون بھی شامل ہیں، جنہوں نے حال ہی میں قرآن کا ایک نسخہ خریدا ہے۔ ایلکس، نے اپنے بالوں کو ڈھانپنا شروع کر دیا ہے اور کہتی ہیں کہ سات اکتوبر کی کارروائی اور غزہ پر اسرائیل کے جوابی حملوں کے بعد وہ فلسطین کے حق میں ہونے والے مظاہروں میں بھی شریک ہوئی تھیں۔ اپنے ٹک ٹاک اکاو؟نٹ پر ایلکس نے اسرائیلی حملے کی مذمت میں ایک ویڈیو بھی پوسٹ کر رکھی جس کے ساتھ لکھا کہ 'انہوں نے تمام مواصلات کو بند کر دیا ہے اور ان پر ہوا، زمین اور آسمان سے حملہ کر رہے ہیں۔' اب وہ ویڈیوز میں حجاب کرتی ہیں اور اپنی ویڈیوز پر آنے والے مثبت ومنفی تبصروں کا جواب دیتی ہیں۔

سردار پٹیل نے تلنگانہ کو رضاکاروں اور نظام سے آزاد کرایا: امیت شاہ

حیدرآباد: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے آج کہا کہ ہندوستان کے پہلے وزیر داخلہ سردار پٹیل نے تلنگانہ کو رضاکاروں اور نظاموں سے آزاد کرایا۔ جنگاو؟ں اور کورٹلہ میں بی جے پی کی انتخابی ریالیوں سے خطاب کرتے ہوئے امیت شاہ نے تلنگانہ کی بی آر ایس حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ مجلس کے دباو؟ کی وجہ سے حیدرآباد لبریشن ڈے نہیں مناتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تلنگانہ میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد ہر سال 17 ستمبر کو یوم آزادی حیدرآباد کے طور پر منایا جائے گا۔ امیت شاہ نے ان لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے بیرن پلی گاو؟ں میں رضاکاروں سے لڑتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو وہ 27 اگست کو بیرن پلی کے قتل عام کو "رضاکار ہولنا کیوں" کے یادگاری دن کے طور پر منائے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بیرن پلی میں ایک یادگار تعمیر کی جائے گی۔ امیت شاہ نے کے سی آر حکومت کو ملک میں بدعنوانی میں نمبر ون قرار دیا اور کہا کہ ایک بار جب بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو ہم تمام گھوٹالوں کی تحقیقات کریں گے اور بدعنوانوں کو سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے گا۔ انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی آر ایس کے دور میں ریاست میں کئی گھوٹالے ہوئے ہیں۔ یہ الزام لگاتے ہوئے کہ کے سی آر حکومت اقلیتوں کو خوش کرنے میں ملوث ہے، امیت شاہ نے کہا کہ ریاست میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد وہ مسلمانوں کے لئے چار فیصد ریزرویشن کو ختم کر دے گی اور بی سی، ایس سی اور ایس ٹی کے ریزرویشن میں اضافہ کرے گی۔ یہ بتاتے ہوئے کہ آنے والے انتخابات تلنگانہ اور ملک کے اگلے پانچ سالوں کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے، انہوں نے الزام لگایا کہ کے سی آر اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس وعدہ کا اعادہ کیا کہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد وزیر اعلیٰ پسماندہ طبقات سے ہوگا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ مادیگاس کو عمودی کوٹہ فراہم کر کے ان کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے گا۔ خاندانی حکمرانی پر بی آر ایس، ایم آئی ایم اور کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے انہیں 2 جی، 3 جی اور 4 جی پارٹیاں قرار دیا۔ بی آر ایس دو نسلوں کی پارٹی ہے۔ اویسی تین نسلوں سے پارٹی کو کنٹرول کر رہے ہیں جبکہ کانگریس کو چوتھی نسل چلا رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی تلنگانہ کے لوگوں کی پارٹی ہے۔ امیت شاہ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے پوری دنیا میں عزت اور وقار حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی 20 کانفرنس کی میزبانی کر کے حکومت نے ملک کے فخر میں مزید اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نئی پارلیمنٹ بلڈنگ کی تعمیر سے غلامی کی علامتیں مٹ گئیں جبکہ ترنگے کو چندریان مشن کے ذریعے چاند پر بھیجا گیا۔

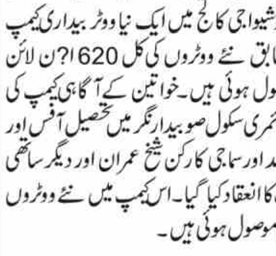

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زینت جیولرس
झिनत ज्वेलर्स
خاص عربی ڈیزائن کے رانی ہار، نکلیس
کنگن اور گلسر وغیرہ کا بااعتماد شوروم
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر

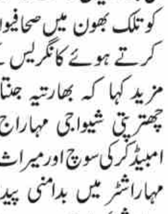

شیخ عبدالستار
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS

مسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔